

# دواء دلن

حسن العلامة سید حسن میاں شاہ حنفی  
مَدْ ظِلَّةُ الْعَالَمِ

ترتیب و تذهیب  
حُفْتَیْ اَحْمَدِ میاں بَدْ کَانی

برکاتی پیپلشرز کراچی

الله رب محمد صلی علیہ وسلم ا      حن عباد محمد صلی علیہ وسلم ا  
نجدیت شکن، دہابیت فگن ماسنیت افروز، دیوبندیت سوز رسالہ  
مسنی بنام تاریخی

اندھیری کے وہاپوں کی بہترین حق نہادہن دوزی  
۶۷ ص ۳۳

# دادرش

مؤلفہ

حامی السنن حاجی الفتن احسن العلماء عمدۃ الخطبا، گل گلزار قادر و نقشبندیہ  
حضرت مولانا حافظ قاری شاہ مصطفیٰ حیدر سیدن ہمار قاری بکاتی  
زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

ترتیب و تذهیب  
ابو حماد مفتی احمد سیاں بکاتی

ناشر

برکاتی پبلیشورز کراچی

# جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ————— دوائے دل  
 مؤلف ————— مفتی سید حسن میاں شاہ حسنا قادری مظلہ  
 موضوع ————— عقائد  
 ترتیب و تذییب ————— مفتی احمد میاں برکاتی  
 کتابت ————— افخار النجム  
 طباعت اول ————— ۶۱۹۵۳ھ / ۱۹۷۸ء  
 طباعت بار دوم ————— ۶۱۹۹۰ھ / ۱۴۱۰ھ  
 تعداد ————— گیارہ سو  
 نگران طباعت ————— عادل میاں برکاتی  
 قیمت —————

**مکتبہ قاسمیہ سماحتیہ دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد**  
**شاہراہ مفتی محمد غلیل خاں**

## فہرست مضمون

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انساب	۲
۲	عرض مرتب	۵
۳	تعارف مصنف	۹
۴	وجہ تالیف	۱۲
۵	سوالات وہابیہ	۱۶
۶	الجواب	۱۷
۷	حضرت علی حلال المشکلات میں	۲۱
۸	حضور قاسم نعمت میں	۳۲
۹	نماز غوثی	۳۸
۱۰	یاغوث المدد کہنا	۵۱
۱۱	ڈاٹرھی کترے کی امامت	۵۸
۱۲	ماخوذ و مراجع	۶۰

## انتساب

اُن فریادوں، آہوں اور لکاروں کے نام !  
 جو ہواؤں کے دوش پر سوار ہو گر، فضاوں کو چھیرتی ہوئیں،  
 اسی لمحہ اور اسی ساعت،

دربار رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،  
 دربار علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الائٹی)  
 اور دربار غوث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہ)  
 تک پہنچتی ہیں ————— اور سچھ نعمتیں ملتی ہیں  
 مشکلیں حل ہوتی ہیں ————— اور دستگیری ہوتی ہے

سگ خانقاہ برکاتیہ

احمد میاں برکاتی غفرلہ

۲۵ ربیع المحرج س. ۱۴۳۱ھ

۲۶ فروری ۱۹۹۰ء

# عرض مرتب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - الْحَمْدُ لِوَلِيْهِ، وَالصَّلٰوةُ عَلٰى حَبِيْبِهِ  
 مارہرہ مطہرہ کی سرزین مقدس، سے ہمیشہ علم و فضل کے  
 خزانے نمودار ہوتے رہے، اس خطہ زمین پر جو لیگانہ روزگار استراحت  
 فرمائیں، ان میں ایسے گوہر آبدار ہیں جنکی چمک دمک زمانہ اور اہل زمانہ کی  
 آنکھوں کو آج بھی خیر کر رہی ہے۔ صاحب البرکات حضرت سیدی شاہ  
 برکت اللہ مارہروی قدس سرہ سے، خاتم الاکامبر سید شاہ آل رسول احمدی  
 قدس سرہ، اور میاں صاحب نوری دادا، سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ  
 تک کا دور، جن خوش نصیوں نے دیکھایا پایا، وہ ان کا حصہ تھا، ہمارے حصہ میں،  
 تاج العلما، سید العلما، رحمہم اللہ تعالیٰ، اور احسن العلما، مدظلہم کی دولتِ زیارت  
 آئی — زیر نظر کتاب کا تعلق ان ہی موخر الذکر تین بنبرگوں سے باس صورت  
 ہے کہ، حضور احسن العلما نے یہ رسالت تالیف فرمایا، حضور سید العلما، نے  
 اس میں چار چاند لگائے اور حضور تاج العلما، کی سرپرستی میں پہلی مرتبہ یہ رسالت  
 مارہرہ مطہرہ کی سرزین سے نکلنے والے مابناہ، "اپنسٹ کی آواز" جلد سوم

---

شہ تاج العلما اولاد رسول مولانا سید شاہ محمد میاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ  
 شہ سید العلما حضرت میڈل مصطفیٰ سید میاں قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۳ء  
 شہ احسن العلما حضرت مصطفیٰ حیدر مولانا سید حسن میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم العالیہ

زیر نظر کتاب، ان تمام مرضیاں قلب کیلئے علاج ہے جن کے دل بدعقیدگی اور گمراہی کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر نہ صرف یہ کہ بیمار دلوں کو شفا اُسے ایمان حاصل ہوگی، بلکہ خوش عقیدہ "مومنوں" کے ایمان میں بھبھی مزید نیتگی آئے گی اور اس میں چار چاند لگیں گے، حضرت مؤلف نے گیارہ آیات قرآنیہ، پائیس ۲۲ احادیث نبویہ اور بہت سے اقوال فقہاء ائمہ دادلیاء سے مندرجہ ذیل مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

۱۔ حضرت علیٰ کرم اللہ و جہہ مشکل کشا میں۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رزق کے تقسیم فرمانے والے میں۔

۳۔ نماز غوثیہ سے حاجتین پوری ہوتی ہیں۔

۴۔ حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو "یا غوث" کہہ کر لکا زنا جائز ہے۔

۵۔ ایک مشت سے کم ڈاٹھی رکھنے والے کی امامت مکروہ تحریکی ہے۔

مؤثر انذکر مسلم چوں کہ مشہور و معروف ہے اس لئے حضرت

مصنف نے اس مسئلہ میں صرف جواب پر اکتفا فرمایا ہے اور دلائل کے لئے دوسرے رسائل کو کافی سمجھا ہے —————

فقیر کی نظر سے یہ رسالہ پہلی مرتبہ اس وقت گزر اجب میں، اپنے محترم بزرگ حاجی محمد عمر قادری قاسمی کے دیئے ہوئے پرانے تحالف میں سے "اہلسنت کی آواز" کا مطالعہ کر رہا تھا۔ ان رسائل میں سے میں نے بہت سے موتی چنے ہیں، اور کئی کتابیں، ان سے نکالی ہیں، کچھ ابھی زیر ترتیب ہیں اور کچھ زیر طبع! رسالہ ہذا "اہلسنت کی آواز"،

میں بیتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کو عوام کیلئے بہت مفید پایا تو دل چاہا کہ یہ خزینہ رحمت پھر مطلع انوار بنے۔ قدیم نسخہ میں عربی عبارات کا ترجمہ اکثر مقامات پر موجود تھا، فارسی ترجمہ کہیں بھی نہ تھا فقیر نے افادہ عام کی غرض سے فارسی عبارات کا بھی ترجمہ اردو میں کر دیا۔ نیز بعض مقامات پر اصل کتاب میں، کچھ کلمات کو مشکل سمجھا تو، ان کے معنی بھی حاشیہ میں لکھ دیئے، تاکہ کتاب نہایت سیل اور آسان ہو جائے جسیں زمانہ میں، یہ کتاب لکھی گئی، اس وقت فارسی بولنا لکھنا، پڑھنا عوام کا مشغله تھا، اب تو خواص بھی اس زبان سے نآشنا ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے فقیر نے مناسب سمجھا کہ فارسی کا ترجمہ کر دیا جائے۔

«اینسٹ کی آواز» ہندوستان کا وہ مشہور و معروف ماہنامہ ہے، جس کو میرے مرشد گرامی السید الشاہ اولاد رسول مفتی سید محمد میاں قادری آل رسولی قدس سرہ العزیز نے، مارہہ مطہہ کی سرزین سے جاری فرمایا، اور مسلسل کئی سال تک یہ رسالہ جاری رہا، پھر حالات نے کروٹ بدلتی، اور یہ ماہنامہ بھی جاری نہ رہ سکا۔ تاہم تصنیف و تالیف کا سلسلہ جو مارہہ مطہہ سے، سلسلہ برکاتیہ کے امام، صاحب البرکات والنجات سید شاہ برکت اللہ علیہ سے شروع ہوا جسی جسی تحقیق و تدقیق میں مصروف اور سرگرم عمل ہیں اس وقت جن فرزندان خالقاہ کے ذریعہ، یہ سلسلہ تالیف و تصنیف جاری ہے ان میں محسوسہ جناب ڈاکٹر سید محمد امین (علیگ) مذکور فرزند اکبر حضرت مصنف رسالہ (ہذا)

لہ معلومہ اصلاح کیا اور نہ وباں تو سب اکابر ہی ہیں۔ (مرتب شہ ڈاکٹر سید محمد امین میاں مذکور کی کتاب "حاشت شاہ برکت اللہ" میں ترجمہ "سراج العوارف" ۲۳ ترجمہ چارالواع اور ترجمہ ۲۴ آداب اسلامیں پاکستان میں بھی طبع ہو چکی ہیں۔

جناب سید آل رسول حسین میاں مدظلہ (خلف الرشید سید العلماں)  
 حضرت سید آل مصطفیٰ سید میاں قدس سرہ العزیز (اور محتشم جناہ)  
 ڈاکٹر سید محمد جمال الدین اسلام میاں مدظلہ شامل ہیں۔ مُؤخر الذکر  
 آج کل، حضرت تاج العلماں سید محمد میاں قادری قدس سرہ کے  
 فتاویٰ پر حکم از کم چودھ جلد وں پر مشتمل ہیں کام کر رہے ہیں اور ان کو  
 مُبّوب و مُفصّل فرمادے ہیں۔

حضرت مصنف مدظلہ، آسمان برکاتیت کے وہ سونج  
 ہیں، جن کی شعاعوں سے آج ایک عالم روشنی پار ہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی  
 عمر میں برکت عطا فرمائے اور اس رسالہ سے، ہم سب کو مستفیض فرمائے۔  
 (آمین)

فقیر قادری احمد میاں برکاتی غفرلہ القوی  
 ۱۹۹۰/۲/۲۵ - مطابق ۲۷ ربیوب المحرج ۱۴۱۰ھ

له سید آل رسول حسین میاں مدظلہ کے کئی رسائل اور نعتیہ و غزلیہ دیوان،  
 شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب "مصطفیٰ سے مصطفیٰ" میں ان  
 تمام بزرگوں کی سوانح حیات ہے، جن کے اسماء گرامی شجرہ قادریہ  
 برکاتیہ میں آئے ہیں۔

## تعارف مصنف

ایں ہمہ خانہ آفتا ب است

ٹرین اپنی پوری رفتار کے ساتھ اپنی منزل کی جانب روای دوال ہے۔ ایک طرف ایک نورانی صورت بزرگ عبادت میں مصروف ہیں، تلاوت جاری ہے۔ اور دوسری جانب دونوجوان دینی و علمی گفتگو میں ایسے محو ہیں کہ ڈتبہ کے باہر کے مناظر سے یکسر بیگانہ نظر آتے ہیں ان میں سے ایک نوجوان دوسرے سے عمر میں کچھ ٹبرے نظر آ رہے ہیں الیسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک بطور معلم کچھ بتارہ ہے ہیں اور دوسرے کچھ سیکھ رہے ہیں۔ وقت گزر تاگیا۔ منزل آگئی اور یہ مقدس حضرات منزل پر اتر گئے۔ اس نئے انداز سے سیکھنے اور سکھانے والے ہر دو حضرات کا تعلق مشہور روڈھانی مرکز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف سے ہے ان کے ہمراہ دوسرے نورانی بزرگ دونوں کے مرشد گرامی ہیں۔ اور یہی بزرگ طالب علم نظر آنے والے نوجوان کے "خال مخترم" بھی ہیں۔

وہ نوجوان آج اپنے دور کا ولی کامل ہے جس کے دست حق پرست پرہزاروں دلوں کے میل صاف ہوئے ہیں۔ لاکھوں کی لگاہیں قیض لینے کے لئے اسی طرف اٹھتی ہیں۔

یہ حضور احسن العلماء، حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ مصطفیٰ حیدر سید حسن میاں شاہ صاحب ہیں جو سجادہ نشین درگاہ غوثیہ برکاتیہ مارہڑہ شریف اور وصی و جائزین حضور تاج العلماء حضرت سید شاہ اولاد رسول مفتی سید محمد میاں قادری رحمۃ اللہ علیہ اور خلف اصغر حضرت سید شاہ آل عبار رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید حسین حیدر صاحب کے ہیں — ان کے ساتھ ان کے خال مختارم حضور تاج العلماء سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور استاذ نظر آنے والے نوجوان خلیل ملت خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں القادری البرکاتی رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم سندھ و بلوچستان، صاحبِ تصانیف کشیرہ (مرید خاص حضور تاج العلماء اور تلمیزدار شد حضرت صدر الشریعہ) ہیں۔

**سید حسن میاں شاہ صاحب مذکولہ کی والدہ ماجدہ سیدہ شہر بالو بیگم بنت سید شاہ اسماعیل حسن صاحب تھیں**

آپ ۱۰ شعبان ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء شب یکشنبہ کو پیدا ہوئے، مارہڑہ شریف کے خانقاہی مدرسہ قاسم البرکات میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل فرمائی۔ چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا۔ قاری تعلیم کا آغاز گھر سے ہی کیا۔

لئے حضور تاج العلماء کا وصال ۲۲ ربیع الاولی ۱۳۴۵ھ کو ہوا  
مارہڑہ شریف خانقاہ برکاتیہ میں مزار پر انوار ہے۔

لئے خلیل ملت کا وصال ۲۲ ربیع الاولی ۱۳۴۵ھ کو ہوا،  
درگاہ جیلانیہ حیدر آباد کے صحن میں مزار مرجع خلاائق ہے۔

اپنے محترم ماموں سید اولاد رسول محمد میاں صاحب سے علوم درسیہ مرد جہکا  
اکتساب کیا۔ خلیل ملت مفتی محمد خلیل خاں سے مارہرہ شریف میں ہی منطق  
و فرق و نحو اور ادب عالیہ میں کمال حاصل کیا۔ اس تعلیم میں ایک خصوصیت  
جو کسی اور شاگرد کو نصیب نہ ہوئی یہ تھی کہ جب تاج العلما کے ساتھ سید  
حسن میاں شاہ صاحب تبلیغی دوروں پر گوندل پور، بندر، ترسائی اور کاظمیہ والہ  
شریف لے جاتے ہے تو مفتی محمد خلیل خاں بھی درس و تدریس جاری رکھنے کیلئے

---

ہمراه جاتے ہے اور اس طرح سفر میں بھی درس کا ناغہ نہ ہوتا تھا۔  
حضرت سید حسن میاں شاہ صاحب کو تمام مسلسل خانوادہ سیر کا تیہ  
مارہرہ مطہرہ قدیم وجدید نیز جملہ اذکار و اوراد و اشغال و مراقبات و  
سلسلات و مصافحات اور اسانید قرأت قرآن مجید و روایت حدیث حمیدہ  
و دادعیہ معمولہ خاندانی کی اجازت اور بیعت و خلافت اپنے خال محترم حضور  
تاج العلما و حضرت سید شاہ محمد میاں صاحب سے حاصل ہے۔

---

آپ کی شادی ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء میں سیتاپور میں ہوئی۔  
اولاد میں سید محمد اللہ تعالیٰ ولیفضلہ چار صاحبزادے ۱) ڈاکٹر سید محمد امین زید مجدد (علیہ)  
۲) سید محمد اشرف زید حبہ ۳) سید محمد افضل ۴) سید محمد حبیب اللہ ہم اللہ ہیں۔  
اول الذکر آگرہ میں ایک کالج میں لیکچر ارہیں، دوسرے بھی اہم منصب پر فائز ہیں  
جبکہ وہ یگر نریمہ تعلیم ہیں ایک صاحبزادی ہیں۔ سید محمد امین شاہ صاحب کے باہ  
ایک فرزند سید محمد امان میاں سلمہ تولد ہو چکے ہیں۔

---

حضرت احسن العلما نے اپنی زندگی بھی اپنے خال محترم

حضور تاج العلماء قدس سرہ اور برادر مکرم سیدالعلماء حضرت سید آل مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح تبلیغ دین کے لئے وقف فرمادکھی ہے۔ اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہے ہیں خطیب وداعظ کی حیثیت سے فصاحت و بلاغت میں ملکہ حاصل ہے۔ امام اہلسنت کے اشعار اپنی گفتگو میں بہر محل اور بہر ملا پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حق و صداقت کی خاطر آج تک شرودت حکومت کا رعب قبول نہیں فرمایا مسید ان شعر و سخن کے بھی شہسوار ہیں۔ نعمت و منقبت میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ ”مدائح مرشد“ کے نام سے آپ کی ایک تالیف طبع ہو چکی ہے۔ جسمیں آپ نے اولیا و خانقاہ ببرکاتیہ کے حضور مختلف شعرا کے نذر از جمع فرمائے ہیں۔

آپ کی محفل میں ہونے والی ہر گفتگو علمی گفتگو ہوتی ہے، ایک ایک جملہ سے عشق و محبت ٹپکتا ہے۔ آپ کے پاس سمجھتے والا کبھی خالی دامن نہیں اٹھتا۔ طویل علاالت کی وجہ سے اب تبلیغی دوروں میں بہت کمی فرمادی ہے۔ پورے ہندوستان سے مشائخ و علماء اور محققین و فضلاء آپ کی دست بوسی کو آنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اس وقت خانقاہ ببرکاتیہ مارہرہ شریف کی درگاہ کے تمام

سید حضرت سیدالعلماء کے فرزند احمد سید آل رسول حسین میاں صاحب زید مجده اپنے والد ماجد کے سچے و صصح جانشین ہیں۔ جنکو دیکھ کر حضور سیدالعلماء کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ بمبئی میں سکونت و ملازمت رکھتے ہیں۔

امور کے متولی و سرپرست اعلیٰ آپ ہیں۔ ہر سال عرس قاسمی دحضرت سید  
 شاہ ابوالقاسم اسماعیل حسن رحمۃ اللہ علیہ آپ کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ اور عرس نوری  
 بھی آپ کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔ ہر دو اعراص میں ملک سہر سے علماء و  
 مشائخ تشریف لاتے ہیں۔ اس موقع پر تمام نادر و قیمتی تبرکات کی زیارت  
 کرائی جاتی ہے۔ آپ کبھی کبھی پاکستان بھی تشریف لاتے ہیں تو اس موقع  
 پر امام اپلسنت کے پیر خانہ کے اس فرزند ارجمند کو دیکھنے کیلئے عشاق بے تابانہ  
 ٹوٹ پڑتے ہیں اور اپنی آنکھوں اور دلوں کو سرو بینچاتے ہیں  
 پاکستان میں آپ نے فقیر قادری راقم الحروف کو بھی بار خلافت سے سرفراز  
 فرمایا ہے اور سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی ترویج و اشاعت کا حکم فرمایا  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو آپ سے  
 مستفیض و مستنیر ہونے کی توفیق خیر فیق نصیب فرمائے۔ آمين

حرۃ الوجه مفتی احمد میاں برکاتی غفرلہ

## دِجْهَةِ تَالِيف

ازہ — مؤلف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہُ سَبَبَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ

حق و باطل کی تاریخ کا مطابعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ باطل جب کبھی بھی حق اور حق والوں کے مقابلے میں آیا ہے، حق کے مالک جل و علا نے حق واضح کو واضح تر، فرمائ کر اپنے کرم سے اُس کی غیب سے مدد فرمائی ہے اور باطل کو شکست فاش دے کر اُس کا منہ کا لافرمایا ہے۔

شہر انڈھیری میں جو بمبئی سے تقریباً ۱۲ - ۱۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، ایک عرصہ سے چند مفسدین، اشرار اور فتنہ انگیز اس مذہب نامہذب کے پسیروں، جو اپنے چند گنے چنے افراد کے سوا، ساری امت کو مشرک و بدعتی کہتے ہیں، اور محبوبان خدا حضرات انبیا کرام و مرسیین عظام علی سیدہم ثم علیہم الصلاۃ والسلام، نیز حضرات اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی، مقدس پارگاہوں میں ساخت گستاخ بے باک، دریدہ دہن، منہ پھٹ کے، مولویت و ملائیت کے لبادے پہنئے ہوئے اور حکم حديث حمید، ذیاب فی ثیاب، کے مصدق انڈھیری کے کم علم عوام، ابل اسلام کو طرح طرح سے بہکا کر ان کے درمیان فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا رہے،

---

لہ بھیڑ نے جو بہاس میں آگئے ہیں۔ (مرتب)

اور ان کے متارع دین وایساں پر دین کے یہ لثیرے ڈال کے ڈال رہے تھے اور انہی میں انہ صیر مچا رکھا تھا کہ خدا نے قدوس و سبوح جل جلالہ و مم تو والہ کے دریائے فضل و کرم میں جوش آیا اور یہاں کے چند غرباً مخلصین اہل سنت کی مساعی جمیلہ جو ایک عرصہ سے جاری تھیں کامیاب ہوئیں اور یہ سگ بارگاہ برکات فقیر مصطفیٰ حیدر سید حسن میاں قادری عفی عنہ نے مارہرہ سے آکر جامع مسجد انہی میں امامت و خطابت شروع کر دی۔ تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور انہی کے مطلع پر جوتا ریکی اور جہالت کے بادل چھائے ہوئے تھے وہ چھٹنے لگے اور ان خباونے عوام مسلمین کو اپنے دام تزویر میں پھانے کے لئے جو بر قعے اپنے ناپاک چہروں پر ڈال رکھے تھے اب وہ سب چاک ہو کر، یہ اپنے اصل خرد خال میں عوام کے سامنے آگئے، انہی میں سینوں میں دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی، اور انہوں نے اپنے نزدیک اس قلب کے سینوں میں دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی، اور انہوں نے اپنے نزدیک اس فقیر کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی اور اس سلسلہ میں اپنے سارے ممکنہ تھیاراً استعمال کر ڈالے مگر اللہ ورثوں کا فضل و کرم میرے مرشد ان کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نصرت و اعانت کہ ہر محاذ پر منہ کی کھائی اور کوئی تدبیر کام نہ آئی۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی یہ سوالات اور فقیر حقیر کی طرف سے ان کے جوابات ہیں جنہیں دیکھ کر تو بفضلہ تعالیٰ ان کے رب ہے سہے لو بے بھی ٹھنڈے پڑ گئے ہمیں ٹوٹ گیئیں، دل چھوٹ گئے، بغرض افادہ عام مسلمانان اہل سنت یہ پوری مکاتبت جو فقیر اور وہابیہ انہی میں ہوئی۔ بعینہ چھاپ کر ثانیع کی جا رہی ہے، تاکہ سچرا ایک مرتبہ دنیا دیکھ لے کے۔

جاء الحق دز حق الباطل۔ ان الباطل کا نہ ہو تو۔

## سوالات وہابیہ

۱۔ مولانا مُحترم پیش امام صاحب، جامع مسجد انڈھیری "السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گزارش ہے کہ مجھے آپ کے ان چند حسب ذیل کلمات پر جو آپ نے مختلف مواقع پر مثلاً خطبہ و تقریر کے دوران میں ارشاد فرمایا ہے یہ کلمات اعتقادی حدیثت سے اہمیت رکھتے ہیں اعتراف ہے:-  
۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حل المشکلات کیا خواہ خارج و خطبہ و تقریر ہو۔  
یادِ اخسل کیسا ہے۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گمان کرنا کہ روزی تقسیم کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ رزق اپنے بندوں کو باطل اور تقسیم کرتا ہے۔ آپ کی نسبت بھی گمان کرنا، آپ کو قاسم الرزق وغیرہ کہنا کیسا ہے۔  
۳۔ صلوٰۃ غوثیہ:- کے متعلق کہتے کہ اس فعل کے کرنے سے انسان کی تمام حاجتیں برآتی ہیں اس کی تعریف یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نہاز کے بعد اپنے رُخ کو قبده کی جانب سے موڑ کر غوث پاک کے مزار کی طرف کرے اور پھر اس طرف گیارہ قدم چلے اور قل یا ایکھا الکفردن دقل ہو واللہ واحد وغیرہ پڑھ کر یہ دعائیں گے اس کی تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اور تم امید دیں برآئیں گی۔ یہ کہاں تک صحیح ہے۔

۴۔ حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی رحمۃ اللہ کو مصیبت و آرام اٹھتے پڑھتے یا غوث کہت جس طرح سے اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا جاتا ہے۔ ان کو بھی یاد کیا جائے اور "یا غوث المدد" کہنا کیا ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے کہ نہیں۔

۶۵ مسلک حنفیہ میں ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنے والے امام کے پیچے نماز پڑھنا کیسا ہے از راہ کرم ان تمام شکوک و اعتراضات کا ازالہ۔ قہ آن حدیث، ائمہ مجتہدین، وائمه محدثین، واجماع امت اور ایسی معتبر کتب صحیح جن کو مسلک حنفیہ میں اولویت ہونیز صحاح ستہ و دوسرا صحیح احادیث سے شافی فرمائش کریہ کا موقع عنایت کریں۔

ان تمام مذکورہ صورتوں کا کہنا و کرنا افضل ہے کہ ہیں۔ اور ثواب کا مستحق ہوگا یا اعتاب کا۔ نیز کیا شرعی چیزیں سے ان کلمات کی بھی تبلیغ واجب ہے بینوا ولوجروا

(نوت) جواب اگر ان مذکورہ کتب و ائمہ مجتہدین و اجماع امت وائمه محدثین کے اقوال سے نہ دیا گی تو تسلیم نہ کیا جائے گا۔ میرے کرم جواب اس کی لپشت پر تحریر فرمائیں۔ آپ کا خیراند لیش پائندہ خاں۔

## الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصُّلُوْقُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ سِيدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ  
وَعَلٰى أَلٰهٖ وَاصْحَابِهِ وَآلِهِ وَذَرِيَّاتِهِ وَعَتْرَتِهِ وَادْلِيَاءِ امْتِهِ  
وَعَلِمَاءِ مُلْتَهِ وَعَلِيَّنَا مَعْمَدٌ وَلَهُمْ وَفِيهِمْ بِرْ حَمْدٌ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ بِلِ إِلَى أَبْدَ الْأَمْدِينِ - وَسَبْعَ الْمَنَاقِبِ جَنَابُ پَائِيَّنَهُ خَانِصًا  
پس از مراسم ست ملتمس خدمت، جناب والا کافرستادہ خط ملا۔ جس میں  
آپ نے عا حضرت شیر خدا خیر کشا اسد اللہ الغالب، باب علم غبی سیدنا علی مرفقی

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسٹی کو حلال المشکلات کینا۔ ۲ حضور اکرم، سرور عالم،  
 نور مجسم، فخر آدم و بنی آدم، مالک رقاب الامم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ  
 وبارک وسلم کو قاسم الارزاق کینا۔ ۳ صلاۃ غوثیہ ۴ حضور پر نور غوث  
 الانوار قطب الاقطاب سیدنا و شیخنا ابو محمد محی الدین عبدال قادر الجیلانی الحسینی  
 الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصیبت و آرام اٹھتے سمجھتے یاد کرنا ان چاروں امور پر  
 مجھ سے دلائل شرعیہ طلب کئے ہیں ان چاروں چینزوں کے جواز کیلئے مجھے تو  
 یہی بات کافی دوافی، اور میرے لئے تو یہی دلیل، دلیل شافی کہ ان چاروں  
 چینزوں کی شریعت مطہرہ سے ممانعت ثابت نہیں اور جس چینز کو خدا اور رسول  
 جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ وسلم دبارک علیہ منع نہ فرمائیں اسے منع کرنا خود شارع  
 بننا، اور نئی شریعت کھڑنا ہے اور جب ان چاروں چینزوں کو ان کے ماننے  
 والے بہ نیت تعظیم و لنظر محبت مانتے اور کرتے ہیں تو خود پسندیدہ و محبوب،  
 کہ ہر مباح نیت حسن سے مستحب و مستحسن ہو جاتا ہے۔ (کما فی البحیرائق و  
 مرد المحتار، وغییرہ هم امن معتمدات الاسفار)۔ افعال تعظیم و محبت میں  
 مسلمانوں کے لئے ہمیشہ راہ احداث کشادہ ہے جس طرح چاہیں محبوبان خدا  
 کی تعظیم بجلاں جب تک کسی خاص صورت سے شرعاً ممانعت نہ ہو۔ جیسے  
 سجدہ تعظیمی اور بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لینا، خاص ثبوت کا طلب اللہ عز وجل  
 سے مقابلہ کرتا ہے۔ اس نے تو بلا تحدید و تقيید مطلقاً حضرات انبیاء کرام  
 دا دلیل اُسے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعظیم و توقیر کا حکم  
 فرمایا ارشاد ہوا۔

یعنی رسول کریم کی تعظیم دل تو قیر کرو  
و لعن سر دکا دل تو قردہ  
اور فرمایا۔

جو اس نبی امی پر ایمان لائں  
فالذین امنوا بہ دعزر رکھ  
اور اس کی تعظیم و مدد کریں اور  
و لنصر و لہ دا تبعوا النور الذی  
اس نور کی جو اس کے ساتھ آتا  
انزل معاہ او لئدھ هم  
پیروی کریں وہی فلاج پائیں گے  
المفلحون  
اور فرمایا۔

جو الہی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ  
دمن لیعظمه حر مت اللہ  
اس کیلئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے  
فہو خیر لہ عتدر ربہ  
اور فرمایا۔

جو الہی نشانوں کی تعظیم کرے تو  
و من لیعظمه شعائر اللہ  
وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے  
فاذھامن تقوی القلوب

اسی لئے پہیشہ علمائے کرام و ائمہ اعلام امور تعظیم و محبت میں  
ایجادوں کو پسند فرماتے اور انہیں ایج دکنندہ کی منقبت گئتے آئے۔ امام  
محقق علی الاطلاق وغیرہ نے فرمایا۔

یعنی جوبات ادب و تعظیم میں  
کُلّ ما کات ادخل فی الادب  
جبنی دخل رکھتی ہو خوب ہے۔  
و لا جلال کات حسنا

امام عارف باللہ سیدی عبیدالوہاب شعرانی قدس سرہ  
الربانی کتب البحر المورد میں فرماتے ہیں۔

یعنی ہم پر عہد لئے گئے کہ کسی ایسی  
اخذ علينا الععود ان کا نمکن  
چیزیں برالکار نہ کرنے دیں جو مسلمانوں نے  
احدا من اخواننا ینکر شیئاً

اللہ تعالیٰ کی طرف، تقرب کیلئے  
نئی نکالی ہو اور اچھی سمجھی ہو  
جیسے اس کی تقریر اس کتاب میں  
باقر ہاگذری، خصوصیت بیجاندیں  
کہ اللہ و رسول جبل و علا  
و مسلمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے متعلق ہوں۔

ابتدعہ المسلمون على  
جهة القرابة الى اللہ تعالیٰ  
در داه حستا کما مر تقریرہ  
فهذه العرودة لا سيما  
ما كان متعلقا بالله تعالیٰ  
در سولہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم۔

آپ کے نزدیک بقول آپ کے یہ چاروں مذکورہ بالا امور اغفلی  
حیثیت سے اہمیت رکھتے ہیں اور آپ انکو حرام و ناجائز سمجھتے ہیں، تو آپ کو  
لازم تھا کہ اپنے اس دعوے کو دلائل کے ساتھ پیش کرتے اور قرآن و حدیث،  
اجماع امت، اقوال محدثین، وائمه مجتہدین سے ان چاروں امور کا قابل  
اعتراض ہونا ثابت کرتے اس لئے کہ آپ اس سلسلہ میں مدعی کی حیثیت  
رکھتے ہیں اور عقل و نقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ البینۃ علی المدعی "ثبوت  
کی ذمہ داری بذمہ مدعی کا ہوتی ہے" یہ تو آپ نے کب نہیں بلکہ ان کے جواز کا  
الٹاثبوت مجھ سے مانگ رہے ہیں کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ان چاروں کے  
جواز کا قائل تو متمسک بافضل ہے کہ الاصل فی الاشیاء الا باحثۃ اصول کا  
مشہور کلیہ ہے۔ بچھر بھی چونکہ جحمدہ تعالیٰ سنی مسلمانوں کے مذہب  
کے جملہ اصول و فروع، دلائل عقل و نقل سے بھی ثابت ہیں اس لئے آپ کی  
تسنیکین خاطرا در آپ کے ان شکوک و شبہات کا خاطر خواہ ازالہ کرنے کیلئے  
چاروں امور کے جواز و استحسان پر دلائل فاہرہ و برائیں قاطعہ متوكلا  
لے تمام چیزیں اصل میں جائز ہیں لیعنی جب منع کا حکم ہو گا تب وہ کام نہ کریں گے۔ (مرتب)

علی اللہ تعالیٰ دستیقناً برسوله الاعلیٰ جل جلاله وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ  
آک دا صب ابہ وسلم نمبردار پیش کرتا ہوں ذرا گوش ہوش سے سنئے۔

## حضرت علی حلال المشکلات ہیں

جواب سوال ۱ بلاشبہ حضور شیرخدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ  
و جمیلہ الکریم کو حلال المشکلات کہنا خواہ خطبہ میں ہو یا مجلس وعظ وغیرہ میں جائز و  
مستحسن ہے۔ اور مسلفاً عن خلف قدیماً وحدیثاً بلانکیس علماء وانجمنہ  
کا معمول رہا ہے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے  
فالمدبرات امر ا  
یعنی قسم ہے انکی خلکے ہاتھوں میں سارے  
عالم کے کار و بار کی تدبیر ہے۔

اس کی تفسیر میں علامہ بیضادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

(یعنی) ان آیات کریمہ میں اللہ عز وجل

ارواح اولیٰ کے کرام کا ذکر فرماتا ہے

جب وہ اپنے مبارک بدنوں سے انتقال فرملے

ہیں کہ جنم سے تقوت تمام جدا ہو کر عالم بالا کی طرف

سبک غریبی اور دریاء ملکوت میں منتاد ری کرتے

حطیعہ اخیرت قدس تک جدر سائی پاتی پس

اپنی تبرہ گی و طاقت کے باعث

کار و بار عالم کے تدبیر کرنے

والوں سے ہو جاتی ہیں

او صفات النبوس الفاضلة

حال المفارقۃ فا نھا

تنذر ع عن الا بدان

غ ر قل اے نز عا شد میدا

من اغر اق الن اتر ع ف

الو س فتش شط إلی عالم الملکوت

و لسیح فیہ فتبق خطا ئر

القدس فتصیر لش فھاد

قوائم المدبرات

لہ تمام اکابر ملت قدیم و جدید کا بغیر کسی اختلاف کے یہ معمول رہا ہے۔ (مرتب)

خال صاحب! بول چلیں کہ مشکلوں کا حل کرنا۔ مصیتوں کا دور  
کرنا بھی کار و بار عالم میں داخل ہے یا نہیں۔ اور جب داخل ہے اور  
یقیناً داخل ہے تو حضرات اولیٰ نے کرام علیہم رضوان الملک العلام اس کی  
بھی تدبیر فرماتے ہیں تو پھر شیر خدا علی مرتفع کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الائseen کے حلal  
المشكلات ہونے اور ان کو ان کے اس لقب سے یاد کرنے میں کوئی سائلہ تشریف ہے!  
۲۱ اور فرماتا ہے۔

فَانَ اللَّهُ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِيرِيل  
بَيْ شَكَ اللَّهُ أَپَنَّ بَنِي كَامِدَگَار  
بَيْ بَهْرَيْلِ اور زیک سلمان، اور اس کے  
دَصَاعِ المُؤْمِنِينَ دَالْمَلَكَةَ  
لَعْدَ ذَالَّكَ ظَهِيرَهُ  
بعد سب فرشتے مدد پڑھیں۔

کہئے خال صاحب! حضرت شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا شمار  
صالح موسین میں ہے یا نہیں۔ اور جب ہے اور یقیناً اور قطعاً ہے تو پھر مشکل کا حل  
کرنا بھی مدد فرمانے کے تحت آگئی، کیا اب بھی سمجھے یا نہیں کہ حضرت شیر خدا  
حلال مشکلات ہیں۔

۲۲ اور سنئے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ  
 وسلم فرماتے ہیں۔

أَخَافِلُ أَحَدَكُمْ شَيْئًا دَارَاد  
عَنْ أَهْوَأِ بَارِقٍ لِيسْتُ بِهَا  
أَنِسٌ فَلِيَقْلُ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُنُ فِي  
يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُنُ فِي يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُنُ فِي  
نَافَتِ اللَّهِ عِبَادًا كَا دِيرَاهِمْ -  
(الطباطبائی بن تذوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وہ اسکی مدد کریں گے۔

۷ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فَلِيَنَا دِيْنُ أَعْبَادِ اللَّهِ أَحْبَسُوا  
یعنی تو یوں نہ لکھے اے اللہ کے بند دردک دو

(ابن الحنفی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عبداللہ سے روک دیں گے۔

۸ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اعینوف یا عباد اللہ  
میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو

(ابن ابی شیبہ والبینہ اربعۃ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یہ تین احادیث کریمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت  
سے آئیں۔ قدیم سے اکابر علمائے دین رحیم اللہ تعالیٰ کی مقبول و محرب معمول  
رہیں۔ اب کہیے کہ جب یہ حضرات رجال الغیب، اولیاء اعلام، جن کو صیبت  
اور بے کسی کے وقت پکارنے کا حکم، ہم کو حدیث حمید دے رہی ہے  
یہ سب کے سب، اور ان میں سریسلہ شیر خدا علیٰ مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ  
وجہہ الکریم اپنے پکارنے والوں کیلئے مددگار اور ہمدرم و مونس ہیں تو پھر  
حل مشکل اور کس جنیز کا نام ہے؟؟

۹ اور سنئے وہ اللہ کے پیارے، عرش عظیم کی آنکھوں کے تارے،  
دنوں جہاں کے سہارے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحابہ وسلم ارشاد  
فرماتے ہیں۔

مَنْ كَنْتَ دِلِيْهِ فَلَعْنَى دِلِيْهِ  
دیعنی جنکا میں مددگار اور کار ساز ہوں ملی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - اَحَدُ النَّاسُ وَالْحَكَمُ  
اس کا مددگار اور کار ساز ہے۔

عن بریده رضی اللہ تعالیٰ عنہ لبند صحیح،

علامہ مناوی نے شرح میں فرمایا۔

سید فتح عنہ  
ما سیکر کا  
اوہ فرماتے ہیں۔  
اینی، علی اسکے مددگار ہیں اس سے  
مکر دہات و بیات دفع فرماتے ہیں

اینی، کوئی مسلمان ایسا نہیں کر  
میں دنیا و آخرت میں سب سے  
زیادہ اس کا دالی نہ ہوں۔ تمہارے  
جی میں آئے تو یہ آئی کر ریمہ پیر ھو کر  
دنی زیادہ دالی ہے مسلمانوں کا  
ان کی جانوں سے توجہ مسلمان مرے  
اور ترکہ چھوڑے اس کے  
دارث اس کے عصبے ہوں،  
اور جو اپنے ادپر کوئی دین یا  
بے کس بے زرب بچے چھوڑے وہ  
میری پناہ میں آئے کہ اس کا  
مولیٰ میں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
واله واصحابہ دبارک دسلم۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم مامن مومن  
 الا دان اولی بمنی  
 الدنیا والآخر نہ  
 اقرئ ان شئتم النبی  
 اولی بالمومنین  
 من الفسهم - نایما  
 مومن مات دترک  
 مالا فلیس شہ عصبة  
 من کانواد من ترک  
 حیناً او فیا عاملیا تنی  
 فانا موکلا -

(بنواری سلم و الترمذی عن ابو ہریرہ والبوداود  
و الترمذی من جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

علامہ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور د  
معہد دف کتاب مستطاب عمدة القاری فی شرح الصیح البخاری  
یں ذیر حدیث مذکورہ بالافرماتے ہیں۔  
المولى الناصر "یہاں مولیٰ بمعنی مددگار ہے" تولا جرم بحکم حدیث'

شیر خدا، علی مرتفعی، کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حلال مشکلات ہیں۔ امام شیخ الاسلام شہاب رملی النصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ میں ہے

یعنی، ان حضرات سے پوچھا گیا  
کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت  
انبیاء و مرسیین اولیاء و صالحین  
سے فرید کرتے ہیں اور یا رسول اللہ  
یا علیٰ یا شیخ عبد العاد رجیلانی اور  
ان کے مثل کلمات کہتے ہیں یہ  
جائز ہے یا نہیں اور انبیاء  
بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے  
ہیں یا نہیں؟ انہوں نے چوہاب دیا  
بے شک انبیاء و مرسیین اولیاء و  
علماء سے مدد مانگنی جائز ہے  
اور وہ بعد انتقال بھی مدد  
فرماتے ہیں۔

سئل عما یقع من العامة  
من قولهم عند الشدائد  
یا شیخ فلاں و تحوذ لک  
من الاستغاثة بالأنباء  
والمرسلين والصالحين و هل  
للمشائخ الأغاثة بعد  
موتهم او لا فاجاب  
بمالضه ان الاستغاثة  
بالأنباء والمرسلين و  
الاولیاء والعلماء الصالحين  
جائز تکرار للأنباء و المرسل  
والاولیاء والصالحين طلاقاً  
بعد موتهم۔

کہیے خالصاً حب! مشکلوں کا حل کرنا مصائب و آفات کا  
دور کرنا، فرید کو پہنچنا یہ سب مدد فرمانے کے کامیہ کے تحت داخل  
ہے یا نہیں۔ اور جب کہ یہ سب حسب ارشاد مذکورہ بالاحضرت  
شیر خدا کے لئے ثابت، تو وہ یقیناً حلال المشکلات ہوئے!!  
وہ اور سنتہ سیدی جمال بن عبد اللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔

(یعنی) مجھ سے سوال ہوا سب  
شخص کے بارے میں جو مصیبت  
کے وقت میں کہتا ہے یا رسول اللہ  
یا علی، یا شیخ عبد القادر مصلی۔ آیا  
یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں  
نے جواب دیا۔ باں اولیاء سے  
مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور  
ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں  
جائزاً اور پسندیدہ چیز ہے جو کہ  
الخارفہ کرنے گا مگر بہت دھرم یا  
صاحب عناد اور بے شک وہ  
اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔

سئلہ عمن يقول  
فَ حَالُ الشَّدَائِدَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا عَلِيًّا  
أَوْ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ مَثَلًا  
هَلْ هُوَ جَائزٌ شَرْعًا  
إِمْ لَا إِجْبَرٌ لَعْمَ الْاسْغَاثَةِ  
بِالْأَدْلِيَاءِ وَنَدَاءِهِمْ  
وَالْتَّوْسُلُ بِحُمْمِ الْمُشْرِقِ وَ  
الشَّيْئِ مِنْ غَوْبِ لَا  
يَنْكُرُ كَالْأَمْكَابِ وَمَعَانِدِ  
وَقَدْ حَرَمَ بِرَكَةَ الْأَدْلِيَاءِ  
الْكَرَامَ۔

بتائیے! ای شیر خدا علی مرتفعی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی ولی  
بلکہ جملہ سلاسل ادلیاء کے سری سلسہ ہیں یا نہیں؟ ہیں، اور یقیناً و قطعاً اجماعاً  
ہیں تو پھر ان سے شدائید کے وقت میں مدد چاہنا، ان کو یا علی مشکل کشا کہہ کر پکارنا  
شرعی امر مستحسن ہوا۔ اور وہ یقیناً و قطعاً حل المشکلات ہوئے اور انہیں اس  
مبارک لقب سے یاد کرنا خواہ وہ خطبہ میں ہو یا تقریر وغیرہ میں یقیناً جائز، ذرا  
حضرت سیدی جمال بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس جملہ مبارکہ پر پھر  
غور کر لیجئے کہ وَقَدْ حَرَمَ بِرَكَةَ الْأَدْلِيَاءِ الْكَرَامَ۔ اور اسکی روشنی میں  
اپنا جائزہ لے لیجئے۔

۹۔ خالصاً حبّاً حضور سیدنا مولیٰ علی، تو مولیٰ علی ہیں کرم اللہ

تعالیٰ وجہہ الکریم مولانا جامی قدس سرہ الامی اپنی کتاب مستطاب نفحات للانس شریف میں حضرت مولوی معنوی جلال الملۃ والدین عارف رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا سودھ ح اللہ رحمۃ وحہ نے قریب انتقال ارشاد فرمایا۔ ”مرا یاد کنید، تامن شمار احمد باشم در ہر بسا سیکہ باشم“ کہیے من شمارا مدد باشم کے تحت مشکلوں کا حل کر دین بھی آتا ہے یا نہیں؟ پھر یہ ارشاد تو حضرت عارف رومی کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اب ذرا باب علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مراتب رفعیہ و مناصب جلیلہ کا اندازہ یہیں سے لگا لیجئے تو وزر و دش کی طرح آپ پر بھی ظاہر ہو جائے گا کہ وہ اپنے رب کریم جلا حبلہ و عسم نوالہ کی عطا و بخشش سے یقیناً اپنے نام لیواؤں کی مشکلات حل فرمایا کرتے ہیں۔

عنہ اور سنتہ! انہیں شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے ایک والاہ جاہ، کفشن بردار ہیں، امام العلما، و نظام الاولیاء، حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہ استاذ امام شمس الدین نقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری، ان کی مدح عظیم لکھتے ہوئے فخر المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ دہلوی لستان المحدثین میں لکھتے ہیں کہ ”وہ جناب ابدال صبغہ و محققین صوفیہ سے ہیں، شرکیعت و حقیقت کے جامع، باصف علو باطن، ان کی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید بکثرت ہیں۔ اکابر علماء فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں۔“ یہاں تک حضرت شاہ صاحب مددوح نے ان کی مدح میں لکھا کہ ”بالجملہ

لہ مجھے یاد کرنا، تاکہ میں تمہاری مدد کروں، جس بیاس دو صورت، میں بھی ہوں (مرتب)

مردے جلیل القدر لیست کہ مرتبہ کمال او فوک الذکر است ” بھران جناب  
 عدالت مآب کے کلام پاک سے دوستیں نقل کیں کہ فرماتے  
 افالم ریدی جامع لشتاتہ  
 اذا عاصطا جور المان نیکبۃ  
 دان کنت فی صیق ذکر ب دو حشۃ  
 فنا د بیانز در دق آمت لسرعۃ

یعنی ” میں اپنے مرید کی پرلیٹانیوں میں جمیعت بخشنے والا ہوں، جب ستم زمانہ  
 اپنی نحوست سے اس پر تعدادی کرے اور اگر تو تنگی دو حشۃ میں ہو تو  
 یوں نداکریاں در دق میں فوراً موجود ہونگا اب کہیے ! اکہ ستم زمانہ جب تعدادی  
 کرے اور تنگی دو حشۃ کا سامنا ہو تو اس وقت اپنے نام لیواؤں اپنے مریدین  
 کو اطمینان و سکون اور جمیعت بخشنا، جیسا کہ سیدی احمد زرودی فرمادی ہے ہیں  
 کیا حل مشکل نہیں ؟ کیا اب بھی شیر خدا علی مرتفعی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم  
 کے حل مشکلات ہونے میں آپ کو کوئی شبہ باقی ہے ؟

۱۱ اور سنئے یہی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر  
 عزیزی میں اکابر اولیٰ کا حال بعد وصال لکھتے ہیں۔ درینحال تصرف در دنیا  
 دادہ و استغراق آنہا بہ جہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باسیں بھت  
 نہی گردد۔ واولیساں تحصیل مطالب کمالات باطن از آنہا می نہایند وار باب حاجات  
و مطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند۔ کہیے !! یہ حضرت شاہ صاحب  
لہ خلاصہ یہ کہ وہ لیے بزرگ مرتبہ میں کہ ان کا مرتبہ کمال، ذکر سے بھی اونچا ہے (مرتب)  
۲۲ اس حالت میں وہ دنیا میں تصرف (کا اختیار) دئے گئے میں، اور انکی جہت کا کمال، اور مراتب کی وسعت،  
اس سمجھت توجہ فرمانے کو مانع نہیں ہوتی، اور تمام اولیٰ کمالات باطن کے مطالب کی تحصیل ان ہی سے کرتے ہیں، اور  
تام حاجت مندو طالب، ان ہی سے لہنی مشکلات کا محل مانگتے ہیں اور پاتے ہیں (مرتب)

قدس سرہ اکا ببراد لیا و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق کیا فرمائے ہے میں؟  
ذرا" دارباب حاجات" سے لے کر "می یا بند" تک پڑھ کر بتائیے کہ شیخ خدا  
علی مرتفع کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حلال مشکلات میں یا نہیں۔

۱۲ اور سنئے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ کی کتاب  
"الانتباہ ف سلاسل اولیاء اللہ" میں ہے کہ ان کے استاد حدیث مولانا ابو طاہر  
مدنی جنکی خدمت میں مددوں رہ کر حضرت شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور  
ان کے شیخ و استاذ و آلام مولانا ابراہیم کردی، اور ان کے استاذ مولانا احمد  
قشائی، اور ان کے استاذ مولانا احمد شناوی، اور حضرت شاہ صاحب کے  
استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر  
سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید  
لاہوری جنہیں انتباہ میں شیخ معمر ثقہ کہا، اور اعیان مشائخ طریقت سے گن اور انکے  
پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبد الملک اور ان کے مرشد  
شیخ بازیر دہنی اور شیخ شناوی کے پیر سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں  
صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہہ الدین علوی شارح بدایہ و شرح دقایہ  
اور ان کے حضرت شیخ شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ  
سب اکابر" ناد علی " کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو  
اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے۔ آئیے! ناد علی بھی پوری پڑھ کر آپکو  
ستادوں سنبھئے!

ناد علیاً اعظمہ العجائب پتّجدر کا عوناً لدك فی النوائب پکل هم دغم  
سینجاحی پینوتکھ یا محمد رسول اللہ دبو لا یتدک یا علی یا علی:

"یعنی پکار علی مرتفع کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انہیں اپنا مددگار پائے گا مرصیتوں میں

سب پر لشائی و غم اب دور ہوئے جاتے ہیں۔ حضور کی نبوت کے وسیلے سے یا رسول اللہ اور حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) خان صاحب! اب تائیں کہ اب بھی شیر خدا علی مرتفعی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حلال المشكلات کہنے پر آپ اعتراض جائیں گے۔

۱۲۔ یہی حضرت شاہ صاحب اپنی کتاب "همقات" میں زیر بیان نسبت اولیہ لکھتے ہیں "از ثمراتِ ایں نسبت روایت آں جماعت است در مقامِ وقارِ مکہ از ریشاں یافتن در مہالک و مصالق صورت آں جماعت پدید آمدن و حل مشکلات وے باں صورت منسوب شدن" آپ تو حضرت شیر خدا کو حل مشکلات کہنے پرچیں بہ جیں ہور ہے تھے یہاں تو حضرت شاہ صاحب اللہ والوں کی اسر پوری جماعت مبارکہ کو "حل مشکلات" فرماد ہے ہیں۔ کہیے! اب آپ کی کہتے ہیں؟؟؟

۱۳۔ حضرت مرا مظہر ہر جان جاناں جنہیں یہی حضرت شاہ صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ صاحب نفس زکیہ، و قیم طریقہ احمدیہ، وداعی سنت نبویہ، لکھتے ہیں انہیں مرا صاحب کے ملفوظات میں ہے "نسبت ما بجناب امیر المؤمنین علی مرتفعی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ می رسد و فقیر رانیاز خاص بہ آن جناب ثابت است۔ در وقت عرض عارض جسمانی توجہ بہ آں حضرت واقع می شود و

لہ ترجمہ: اسی نسبت جاریہ کے فوائد سے وہ جماعت (ابل اللہ) ہے، جو خاص مقام پر فائز ہے اور لوگ انسے فائدے پاتے ہیں، اور تمام بلاکتوں اور تنگیوں میں وہ جماعت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پھر "حل مشکلات" اسی جماعت (ابل اللہ) کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ (مرتب)

سبب حصول شفاء میگردد۔

کہیئے خال صاحب! ای جناب مزا صاحب کیا فرمائے؟ عارضہ جسمانی سے حضور بشیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے شفاء پانا حل مشکل نہیں تو اور کیا ہے؟ اب اس مبحث کو ختم کرتے ہوئے ایک حدیث شریف آپ کو اور سنا دوں جس کے سنتے سے معلوم ہوا کہ حضرت شیر خدا علی مرتفعی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے محبت اور دوستی رکھنے والوں نیز ان سے دشمنی اور عدالت باندھنے والوں کے متعلق سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کیا فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اللهم من كنت مولاًه فعلی مولاه۔ اللهم ذا ایل من دلاه دعا من عاداه مرداح احمد بن ماذب بن الشعاعی عینہ،	اینی اے میرے رب جسکا میں مولیٰ بھوں اسکے طبع مولیٰ ہیں۔ اے اللہ دوستِ کوئے جنے علی سے دوستی رکھی اور دشمن رکھاے جنے علی سے دشمنی رکھی۔
--	---

ایک حدیث قدسی بھی سن لیجئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے۔

من عادلی دلیا فقد اذنتہ بالحرب	اینی، جو میرے کسی ولی سے دشمنی باندھے تو نیک میں نے اس سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔
-----------------------------------	---

(مرداح الامام البخاری عن سیدنا ابی ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عینہما)

لہ ترجمہ: ہماری نسبت جناب امیر المؤمنین علی مرتفعی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تک پہنچتی ہے، اور فقیر کو، اس درگاہ سے خاص نیاز ثابت اور حاصل، بے کسی بھی جسمانی عارضہ کے وقت، ان حضرت کی توجہ ہوتی ہے اور شفا حاصل ہوتی ہے۔ (مرتب)

## حضرت قاسم نعمت ہیں

**جواب سوالِ دوم:-** بے شک اور تيقيناً حضور مسروعد عالم، نورِ محسم، فخرِ آدم، و بنی آدم، مرادِ الکل، سیدنا و مولانا احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم اپنے رب قادر و مقتدر جل جلالہ و عالم نوالہ کی عطا و دین اس کی بخشش و کرم سے قاسم الارزاق ہیں، روزی تقسیم فرماتے ہیں، ایک روزی ہی کیا ساری مخلوقات کے لئے رحمتِ الہی، ان تک خیر و رحمت، عطا و نعمت کے لئے بالذات و سیلہ و ذریعہ ہیں اور تمام عالم انہیں بے طفیل، انہیں کے واسطے، انہیں کے ذریعہ، نعماءِ الہیہ و آلاتے ربانیہ خداوی احساناتِ الہی انعامات، سے ممتع و بہرہ مند ہے، حضور ہی بارگاہِ الہی کے دارث ہیں، بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں اور تمام عالم ان سے لیتا ہے۔ جس کامل کو جو خوبی ملی وہ انہیں کی مدد، اور انہیں کے مقدس بارگاہوں سے ملی، تمام ماسوٹی اللہ نے جو نعمت پائی، حضور ہی کے دست عطا سے پائی۔ عالم ارداح کو لیجھے تو وہ حضور کا دست نگر، عالم امروعِ الہم خلق، سب پر حضور ہی کے طفیل و رحمت ہوئے، ملک، نواہِ انس و جن، حتیٰ کہ تمام جمادات، تمام نباتات، تمام حیوانات، حتیٰ کہ ملٹکہ و انبیاء کو جو نعمت ملی حضور ہی کے کرم حضور ہی کے واسطے سے جس کو جو ملا۔ یہیں سے ملا۔ اور جو کچھ بٹا اور بیٹھا ابتدائی خلق سے، ابد الآباد تک، ظاہر و باطن میں، روح و جسم میں، ارض و سماء میں، عرش و فرش میں، دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اس سب کے

بانٹنے والے حضور ہی میں، اللہ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملیگا  
ہے بخدا خدا کا بھی ہے در نہیں اور کوئی مفتر مقفر  
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں  
اب ذرا کان کھول کر سنتے۔ قرآن عظیم کیا فرماتا ہے !! ارشاد ہے۔  
۱۰۷ وَعَلَقْمُوا إِلَيْنَا أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ إِذَا نَهِيْسُ (یعنی منافقین کو)  
کیا براکھا یہی نہ کہ انہیں (یعنی مسلمانوں کو) دولت مند کر دیا اللہ، اور اللہ کے رسول نے  
اپنے فضل سے، کبیئے کچھ پتہ چلا کہ حضور عطا فرماتے ہیں یا نہیں؟ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)  
اور آگے چلئے !! ارشاد فرماتا ہے۔

۱۰۸ وَلَوْلَا هُمْ رَضِيُّوا مَا أَتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سِيرُوتِنَا  
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ مِنْ أَغْبَوْنَ - (یعنی) اور کیا خوب تھا  
اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دینے پر، اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے، اب  
دے گا ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت  
وَلَئِیْں، "یہاں حضرت رب العزت جل علما نے اپنے ساتھ اپنے  
رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھی دینے والا فرمایا، اور ساتھ ہی یہ سمجھی  
ہدایت کی کہ اللہ رسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے  
ہیں (جل جلاله و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۰۹ اور فرماتا ہے انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ (یعنی) اللہ نے  
اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی۔

۱۱۰ اور فرماتا ہے۔ دَلَّوْلَوْا السُّفَهَاءُ اهْوَالَكَمَ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ  
قِيَامًا دَارُونَ قَوَاهُمْ فِيهَا وَالْكَسُوا هُمْ وَقُولُوا هُمْ قَوْلًا مُعْرِدُ فَا (یعنی)  
نادانوں کو اپنے مال کے خدا نے تمہاری ٹیک بنائے ہیں نہ دو، اور انہیں نہیں

سے رزق دو۔ اور ان سے اچھی بات کہو۔“

۶۵ اور فرماتا ہے دا ذا حضرة القسمة اولوا القربی واليتامی والمساكین  
 فا مرن قوه مهمنه و قولوا لهم قولا معرف دفا۔ ”جب ترکہ با نشے  
 وقت قرابت والے اور یتیم اور مسکین آئیں تو انھیں ان میں سے رزق دو اور  
 ان سے اچھی بات کہو۔“ اب کہیے کہ ان آیات کریمہ سے کیا نہیں ثابت ہوا  
 کہ بندوں کو حکم فرماتا ہے تم رزق دو۔ پھر اس سرکار دولتمدار عرش  
 وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی داد و دہش اعطاؤ  
 واغتن کا کیا کہنا! خالصاً صاحب! حضور تو حضور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ذرا حضرت سید مسیح علیٰ نبینا وعلیٰ الصلاۃ والسلام جو فرماء ہے ہیں اسے بھی  
 سن لیجئے اور وہ بھی قرآن عظیم سے فرماتے ہیں۔

عَلَى أَنْ أَخْلُقَ لِكَمْ مِنَ الطَّيْنِ كَمْ يُبَيِّنَهُ الطَّيْرُ فَالنَّفْخُ فِيهِ فَيُكَوِّنُ  
 طَيْرًا بِأَنْزَلَ اللَّهُ دَامِبَرْئُ الْأَكْهَدَ الْأَكْهَدَ بِالْأَبْرَصِ وَاحِيَ الْمُوقَ بِأَذْنِ اللَّهِ  
 لِيُغَنِّي“ میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت پھر بھونکتا  
 ہوں اس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پیر وانگی سے اور میں شفادیتا  
 ہوں ما درزاداً نہ ہے اور بدن بُرُّے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے  
 اللہ کی پیر وانگی سے ”سبحان اللہ وہ کواری پاک مریم بتوں، طیبیہ، طاہرہ،  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سترہ اور پاکیزہ بیٹا (علیٰ نبینا وعلیٰ الصلاۃ والسلام) تو یوں فرمائے  
 کہ یہ ساری نعمتیں لیعنی مٹی کے پتلے کو جاندار کر دینا۔ ما درزاداً نہ ہے اور کوڑھی  
 کو شفادیتا، اور مردوں کو زندہ کرنا۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی یہ ساری نعمتیں  
 اس کے حکم سے میری باتوں پر پوری ہوتی ہیں۔ تو وہ ذات پاک جو اللہ  
 کی مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ اُنسی و اتقیٰ اس کے محبوب اعظم، تلیفہ

مطلق، نائب اکبر ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ وہ اگر اپنے چاہنے والے رب کی بخشی ہوئی طاقتون اور قدرتوں سے اس کا رزق اُس کی مخلوق میں تقسیم فرمائیں اور ان کے اسی اعطاؤں والے اُنم کو ان کا کوئی غلام اور نام لیوا ذکر کر دے تو آپ کو فوراً چیز جبیں ہو کر اس پر اعتراض کر دینے کا کی مجاز ہے۔ اور حضور والا کی اس داد و دبش کے جواز میں کوئی غایلہ شرعیہ ہے؟؟ اب احادیث کریمہ یعنی مسن لیجئے،

فَرِمَّاتَهُ مِنْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَرْشَ كَتَبَ فِيهِ  
بِقَلْمَنْدُورِ طُولِ الْقَلْمَنْدُورِ مَا بَيْنِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ  
بِهِ أَخْذُ وَاعْطِيٍّ وَامْتَهَأْ أَفْضُلُ الْأَمْمَمْ دَافِضُلُهَا الْبُوْبِكْرُ الصَّدِيقُ۔

”جب اللہ تعالیٰ نے عشر بنا یا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں میں انھیں کے واسطے لوں گا۔ اور انھیں کے وسیدہ سے دوں گا، ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے، اور ان کی امت میں سب سے افضل البوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ (الرافعی عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہیئے اس حدیث شرفی نے کیا بتایا! یہی ناکہ اللہ عزوجل کو بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ و اعطاؤں سب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یا تھوں ان کے واسطے ان کے وسیدے سے ہے۔ آپ کے کان تو انھیں قاسم الارزاق کہنے پڑی کھڑے ہو گئے اور اس پر اعتراض جمادیا۔ یہ حدیث شرفی تو بتارہی ہے کہ خدائی کا رخانہ کا سارالین دین انھیں کے یا تھوں پر ہوتا ہے جب چاہیں اور جسے چاہیں بحکمہ تعالیٰ دیں اور جس سے جب چاہیں

لہ شرعی ممانعت

اور جو چاہیں چھین لیں۔

۷۵ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر اللہ عزوجل نے حضرت  
شیعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی انی باعث نبیا امیا افتح بہ اذاناً و  
قلوب اغلفاً واعیناً عمیاً (إِنَّمَا قَالَ) اهدی بہ من بعد الضلاله  
واعلم بہ بعد الجھاله وارفع بہ بعد الخاله واسی بہ بعد  
النکره واکثر بہ بعد القلة واغنی بہ بعد العیله راجع بہ  
بعد الفرقہ داولف بہ بین قلوب واهواء مشتستہ واحم مختلفہ  
”یعنی بے شک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے  
کان، اور غلاف چڑھے دل، اور انہی آنکھیں، کھول دوں گا، اور اس کے  
سبب گمراہی کے بعد بدایت دوں گا، اس کے ذریعہ سے جہالت کے  
بعد علم دوں گا، اس کے وسیلے سے گمانی کے بعد بلند نامی دوں گا، اس  
کے ذریعہ سے ناشناسی کے بعد شناخت دوں گا۔ اس کے واسطے  
سے کمی کے بعد کثرت دوں گا، اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کر دوں گا  
اب کہیے، بہرے کان، غلاف چڑھے ہوئے دل، انہی آنکھیں کھولنا، گمراہی  
کے بعد بدایت، جہالت کے بعد علم، گمانی کے بعد بلند نامی، ناشناسی  
کے بعد شناخت، کمی کے بعد کثرت، محتاجی کے بعد غنا، پرلیٹان دلوں  
مختلف خواہشوں، متفق امتوں میں میل، یہ اتنی ساری نعمتیں رب عزوجل  
جل و علا کس کے وسیلے کس کے ذریعہ کس کے مبارک باتھوں سے عطا  
فرما رہا ہے۔ آپ تو حرف قاسم الارزاق کہنے ہی پر اعتراض جما سیٹھے۔

۷۶ اور فرماتے ہیں۔ بینا انانا نائما ذحجہ بمقاتیح خزانہ الارض  
فوضعت فی میدی ”میں سورہ ہاتھا (یعنی میری چشمیان حق) میں استراحت

میں تھیں کہ تمام خزانِ زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں باتھوں میں رکھ دی گئیں، (البخاری و مسلم عن اب هریں کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہئے جب سارے خزانِ زمین کی کنجیاں ان کے قبضہ میں ہیں اور بلاشبہ رزق کی کنجیاں بھی انھیں کنجیوں میں داخل۔ توابُ انھیں ان خزانِ کی تقسیم سے کون روک سکتا ہے۔

عزا اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اوتیت بمقابلید  
الدنيا على فرس ابلق جاءنى به جبريل عليه قطيفة من سندس  
یعنی "دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے سے پر رکھ کر میری خدمت میں لاٹی گئیں اس پر نازک  
ریشم کا زین پوش با نقش و لکار پڑا تھا۔ انھیں میرے پاس جبریل لے کر آئے"  
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) (رواه ابو نعیم فی دلائل النبوة بسند صحیح عن جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

عزا اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم اوتیت  
مفااتيح كل شئی الا الحسن "مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں سوا ان پانچ کے  
یعنی غیوب خمسہ،" (احمد والطبرانی فی المسند والکبیر عن عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما) علامہ حفظی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں ثم اعلم بجا  
بعد ذلك یعنی "پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں ان کا علم بھی دید یا گیا۔" اسی طرح  
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی خصائص کبریٰ میں نقل فرمایا۔  
اب کہئے! اوتیت مفاتیح کل شئی فرمانے والے کو کیا خزانِ رزق کی کنجیاں نہ دی  
گئیں یقیناً اور قطعاً دی گئیں اور یقیناً اور قطعاً وہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلاله  
و عم نوالہ کے حکم سے اس کا دیا ہوا رزق بھی تقسیم فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
۱۲ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل اکا انہ کا ن

فَقِيرٌ أَفْغَنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ "ابن جمیل کو کیا برا لگا۔ یہی ناکہ وہ محتاج تھا اللہ  
و رسول نے اسے غنی کر دیا" ارواد البخاری عن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
۱۲) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا معاشر الانصار الماجد کم  
ضلاً لا فهد ألم اللہ بِكُلِّتِمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَالْفَكِمْ اللہ بِكُلِّتِمْ عَالَةَ فَاغْنَاهُمْ  
اللہ بِكُلِّتِمْ یعنی اے گروہ انصار کیا میں نے نہ پایا تمہیں مگر اہل پس اللہ عزوجل نے تمہیں  
میرے ذریعہ سے بدایت کی اور تمہارے آپس میں بچوٹ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے  
میرے وسیلہ سے تم میں موافق تکریبی اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے  
واسطے سے تمہیں تو نگری بخشی یعنی یہ ساری کی ساری ربانی نعمتیں میرے ہاتھوں  
سے تم کو ملیں۔ سبحان اللہ کتنا شیطان سوزا اور ایمان افروز اڑتا دیے۔ کہئے کچھ  
سمجھ میں آیا؟!!

۱۳) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احب اہلی ای من قد  
النعم اللہ علیہ والعمت علیہ "مجھے اپنے گھروالوں میں سب سے زیادہ پیارا  
وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی" (الترمذی عن اسامۃ  
بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فاضل علی قاری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ میں فرماتے  
ہیں۔ لم یکن احد من الصحابة الا و قد النعم اللہ علیہ والنعم علیہ رسوله  
صلو اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان المراد المنصوص علیہ فی الكتاب وهو قوله  
تعالیٰ و اذ تقول للذی النعم اللہ علیہ والنعمت علیہ و هو زید لا خلاف  
فِذاللَّهِ وَلَا شَدَّدْ یعنی "سارے صحابہ ایسے ہی تھے جنہیں اللہ نے نعمت  
بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی مگر یہاں مراد  
وہ ہے جس کی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی ہے کہ جب فرماتا تھا تو اس  
سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اے نعمت دی اور وہ

زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اس میں کسی کا خلاف، نہ اصلاح کر۔ اخضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جس مرض میں وصال اُفسد ہوا ہے اس میں دو جہاں کی شہزادی میری جدہ ماجدہ خاتون جنت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا اپنے دونوں شہزادوں کو لئے اپنے پدر کریم علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسالت ہذان انبائی فوراً تھماں شیعیاً ”یا رسول اللہ! یہ میرے دونوں بیٹیے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) انہیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے“، ارشاد ہوا۔ اما حسن فله ہیبتی و سوددی۔ داما حسین فله جرأتی وجودی ”حسن کے لئے میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جبرات اور میرا کرم“ (الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن التبول النزہار رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اب ذرا سمجھل کر بیٹھ جائیے تو وہ حدیث پاک سناؤں جسے سنکرگدایاں بارگاہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ باک وسلم کے قلوب بانج بانج، اور ان کے دشمنوں اور حاسدوں کے کلیجے دانع دانع ہو جائیں۔

۷۱) صحیح مسلم شریف و سنن ابو داؤد و سنن ابن ماجہ و معجم کعب طبرانی میں صدیقاً ریبعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فایتتہ بوضو عہد حاجتہ فقال لی مسل قال فقلت اسالک می افتلت فی الجنة فقال ادغیر ذلک قلت هو ذلک قال فاعنی علی نفسک بکثرة الساجد - یعنی "میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لئے آب و ضو و غیرہ ضروریات حاضر لایا۔ (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا۔) ارشاد فرمایا مانگ کیا ناگتا

ہے کہ ہم سچھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اسینی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا۔ کچھ اور۔ میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سبود سے۔“

الحمد لله رب العالمين ونفيض حديث آپ کے قاسم الازرق پر اعتراض کو اپنے ہر ہر جملہ سے یکسر کافور کر دینے والی ہے۔ حضور والا کام مطلقاً بلا قید و تحصیص ارشاد فرمانا سُلْ مانگ کیا مانگتا ہے آپ کے اعتراض کا یسا زبردست دد ہے۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجتیں روا فرماسکتے ہیں۔ دنیا و آخرت کی ساری مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں۔ جب تو باتفاقیہ دار شاد ہوا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے۔ اگر خریب دنیا و عقبی آرزو داری بدگناہیں یا وہ جی می خواہی تمنا کن

خواں اور اخذ از ہر حفظ پاس شرع و دین  
و گرہ و صفت کش می خواہی در جہش اماکن

علامہ علی قادری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں  
بوخدمت طلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکامی بالسؤال ان اللہ  
تعالیٰ مکنہ من اعطاء كل ما اراد من خزانۃ الحق۔ یعنی "حضور اقدس

لے سمجھہ اگر دنیا و آخرت میں بھائی کی آرزو ہے، تو ان کے دربار میں حاضر ہو چہر جو تمنا چاہے، کر۔ ہاں شریعت مطہرہ کا حیال رکھتے ہوئے، ان کو خدمت کہنا، و گرہ جو وصف ان کی تعریف میں لکھنا چاہے تو لکھ دے۔ (مرتب)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ بارک وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمادیں۔“  
شیخ شیوخ علماء ہند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکۃ المصطفیٰ فی هذہ کا الدیا مجدد مایتہ حادتی عشر شیخ محقق مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی، شرح مشکوٰۃ شرافی میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں ”ان اطلاق سوال کہ فرمودسل“ بخواہ تخصیص نکر و بمنظور ہے خاص معلوم ہی شود کہ کارہمہ بدست بہت و کرامت ادست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز خواہ دہ کرا خواہ دہ باذن پروردگار خود دہ کہیے خالصاًب“  
پکھپتہ چلا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ آله واصحابہ وسلم صرف رزق ہی نہیں اس سے بھی ٹبرہ کر کیا کیا نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں۔

۱) اور سنئے افرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استعملنا کا علی عمل فرنی قنا کا من قال الحدیث ”جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا“ (الیود اؤد الحاکم لبند صحیح عن بربیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)  
۲) اور سنئے طرانی معجم اوسط، اور خرالطی، مکارم الاخلاق، میں امیر المؤمنین مولیٰ علیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا ”نعمہ“ فرماتے

لہ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلقاً سُلْ (مانگ) فرمانا، اور کسی خاص چیز کو مخصوص نہ فرمانا بتاتا ہے کہ تمام امور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضہ میں ہیں، اور جس کو جو چیز چاہیں، اپنے پروردگار کے حکم سے عطا فرماتے ہیں۔ (مرتب)

یعنی "اچھا" اور منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو "لا" یعنی "نا" نہ فرماتے۔ ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا حضور خاموش رہے پھر سوال کیا سکوت فرمایا۔ پھر سوال کیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زجہر کے انداز سے فرمایا۔ سُلْ مَا شَئْتَ يَا أَعْرَابِي "اے اعرابی جو تیرا جب چاہے ہم سے مانگ" شیخ فدا فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فغبطنا کا فقلنا اکاں لیسال الجنة۔ یعنی "یہ حال دیکھ کر کہ حضور نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے۔ ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا۔ ہم نے اپنے جی میں کہا کہ اب یہ حضور سے جنت مانگنے گا" اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں فرمایا "عطاؤ ہوا" عرض کی زاد را ہ مانگتا ہوں فرمایا "عطاؤ ہوا"۔ ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیروزی کے سوال میں۔ پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب حضرت سید ناموسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریافت نے کا حکم ہوا کنارِ دریا تک پہنچے۔ سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عز وجل نے پھر سید نے کہ خود بخود والپس پلٹ آئے۔ عرض کی الہی یہ کیا حال ہے۔ ارشاد ہوا تم قبریوں سف کے پاس ہو (علیٰ نبیتنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام) ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو۔ سید ناموسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت قبر مبارک کا پتا معلوم نہ تھا۔ فرمایا۔ اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شائد بنی اسرائیل کی پیروزی کو معلوم ہوا اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر شرف معلوم ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا تو مجھے بتا دے عرض کی کا دال اللہ حتیٰ تعطیٰ ما اساللہ "خدا کی قسم نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے

مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں” فرمایا ذاللہ لدھ ”تیری عرض قبول ہے“  
 قالت فان اساللہ ان اکون معدھ ف درجۃ الہ تکون فیهاف الجنة  
 پیروز نے عرض کی تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں میں آپ کے ساتھ  
 ہوں اسی درجہ میں جس میں آپ ہوں گے، ”قال سلی الجنة حضرت موسیٰ  
 علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ”جنت مانگ لے“ یعنی تجھے یہی کافی ہے۔  
 اتنا طبراسوال نہ کر قالت لا داللہ الا ان اکون معدھ“ پیروز نے کہ خدا  
 کی قسم میں نہ مانو نگی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں ”فجعل موسیٰ میر دھا  
 فاوھی اللہ ان اعطھا ذالدھ فانہ لذ ینقصدھ شیئاً فاعطاھا یعنی  
 ”حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس سے یہی رد و بدل کرتے رہے اللہ  
 عز و جل نے وحی بھیجی موسیٰ وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کر دو کہ اس میں  
 تمہارا کچھ نقصان نہیں“ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جنت میں اپنی  
 رفاقت اس سے عطا فرمادی اس نے سیدنا یوسف علیہ نبیا و علیہ الصلاۃ والسلام  
 کی قبر شریف بتادی، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ  
 لے کر دریا سے عبور فرمائے۔

اب سنئے! اس مبارک نفیس و جلیل حدیث شریف میں  
 آپ کے اس اعتراض پر کتنے زبردست رد ہیں اولاً حضور اقدس صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ ”جو جی میں آئے مانگ لے“ - حدیث  
 ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورہ بالامیں تو اطلاق بھی تھا جس سے علماء کرام  
 نے عموم مستفاد کیا۔ یہاں صراحتہ خود ارشاد اقدس میں، عموم موجود کہ جو دل میں  
 آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ ثانیاً یہ ارشاد  
سُنَّةِ حَضُورِ مُولَىٰ عَلَىٰ وَغَيْرِهِ صَحَابَةٍ حَاضِرِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ كا غبطة حکم کاش  
تے رشک

یہ انعام کا ارشاد ہمیں نصیب ہوتا۔ حضور تو اسے اختیار عطا فرمائی چکے۔ اب یہ حضور سے جنت مانگنے کا۔ معلوم ہوا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یا تھو، اللہ عزوجل کے تمام خزانِ رحمت دنیا دا آخرت کی سر نعمت، پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخشدیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ **ذالثاً** خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعلیٰ بے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے خدام دنی مانگنے پڑھا۔ پس ان اسرائیلیہ کی طرح جنت، نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا، تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے یا تھے میں ہے وہی اسے عطا فرمادیتے۔ **رابعًاً** حضرت سیدنا موسیٰ کلیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُن بڑی بی کو جسم اپنی جنت کا وہی درجہ عطا فرمادینا جس میں خود وہ جلیل القدر نبی و رسول تشریف رکھیں کیا اب بھی چاہ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قاسم الارزاق اور روزی کا با نشانہ والا کہنا قطعاً اور لقیناً حق و صلح ہے۔ جبکہ ان کے ایک اولو الغزم نائب، ان کی امت مرحومہ میں شامل کر دئیے جانے کے متنبی کا توزیع مقام، کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک بڑی بی کو جنت میں وہ درجہ علیاء عطا فرمادیں جو خود ان کا مقام پاک ہے تو کیا ان کے امام و خطیب ان کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ الہ واصحابہ و بارک وسلم کو (معاذ اللہ اتنا مرتبہ بھی حاصل نہیں کہ وہ روزی بھی تقسیم کر سکیں)۔

**۱۹۔** اور سنئے فرماتے ہیں انا الْوَالْقَاسِمُ اللَّهُ يُعْطِي وَ إِنَّا أَقْسَمْ " میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں (رِدَاءُ الْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدِّيِّ صحوہ راقمہ الناقدون)

یہاں بھی مطلقاً فرمائے ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں کیا روزی روز خدا نہیں دیتا! دیتا ہے اور قطعاً و یقیناً دیتا ہے تو حضور اسے بھی قطعاً و یقیناً تقسیم فرماتے ہیں۔

۲۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اس طرح ہے انما انما اسم دالہ نہ لونو  
”میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے“

خانصاحب !! بعضی علماء بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب قصیدہ  
برده شرفی کا بھی نام نامی اسم گرامی سنائے؟ وہ اپنے ایک دوسرے قصیدہ ہنزہ  
میں، نعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہوئے اس بارگاہ رفیع میں یوں  
عرض کرتے ہیں۔

۲۱: سہ یا البا الفاسد الذی فمی لی

اقسامی علیہ مدح له و ثناء

اس قصیدہ مبارکہ کی شرح مسمی بہ ”لوامع النوار الکوکب الدری فی شرح ہنزہ  
الامام البوصیری“ کے ص ۲۲۷ پر شارح سیدی محمد بن احمد بن مبیس رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ اس شعر مذکورہ بالا کے تحت لکھتے ہیں اُسے ذرا غور سے پڑھئے فرماتے  
ہیں و وحیہ اختصاص ہذہ الکتبہ علیہ الصلاۃ والسلام انه  
هو الخليفة الاعظم عن اللہ تعالیٰ فی كل الامر لا سیما مقام قسمة  
الامراض والعلوم والمعارف والطاعات ومن ثم قال فی الحديث الصحيح  
انما انما اسم دالہ تعالیٰ لیعطی ولہذا عدّ و امنت خصاله انه اعطی  
مفاتیح الخزانہ قال بعضهم و هو خزانہ اجناس العالم لیخرج لهم بعد  
ما یطلبون فکل ما ظهر فی هذہ العالم فاما میعطیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم الذي بعده المفاتیح و كما اختص اللہ تعالیٰ بمفاتیح الغیب

الکلی فلا یعلمہما الا ہو کذ لک اختص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 باعطاً مفاتیح الخزانۃ الا لھیتہ فلا یخرج شئ فھا الاعلی یدیہ الخ۔  
 یعنی ”حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ابوالقاسم کی کنیت کے ساتھ خاص  
 ہو جانا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں سارے  
 کاموں میں خصوصاً روزی، اور رزق علوم و معارف و طباعات، کے تقسیم فرمانے  
 کے مقام میں اور اسی لئے صحیح حدیث شریف میں ارشاد ہوا (جیسا کہ  
 ابھی اوپر میں نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں بانتشاہوں، اور اسی لئے علمی  
 نے حضور والا کے حصائص میں اس مرتبہ کو بھی شمار کیا ہے کہ انہیں زمین  
 کے خزانے کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں، بعض علماء نے فرمایا کہ وہ خزانے اجنبیں  
 عالم کے ہیں تاکہ حضور والا، مانگنے والوں کی مراد ہیں پوری فرمادیں۔ پس ہر وہ نعمت  
 اور رتبہ جو اس عالم میں ظاہر ہوا اُ سے حضور والا ہی عطا فرماتے ہیں، جن کے  
 ہاتھوں میں کنجیاں ہیں اور جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے ساتھ علوم غیریہ ذاتیہ  
 حقیقیہ کلییہ خاص ہیں کہ انہیں بالذات وہی جانتا ہے اسی طرح حضور اپنی اس صفت  
 اور مرتبہ میں خاص ہیں کہ خزانہن الہیہ کی کنجیاں ان کو عطا فرمادی گئی ہیں پس کوئی چیز  
 نہیں ملتی مگر ان کے ہاتھوں سے، کہیے! اب بھی آپ کو حضور والا صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے قاسم الارزاق ہونے میں کوئی مشکل باقی ہے۔

۱۲۷، اور مسنونہ امام ابی الحدایہ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب

جو ہر منظم میں فرماتے ہیں۔ ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفہ اللہ  
 الا اعظم الذی جعل خزانۃ کرمہ و موائد لعمرہ طوع یدیہ دار احتہ  
 یعطی من تیشاء، یعنی ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ  
 خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل و علا نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب  
 ان کے ہاتھوں کے مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دئے، جیسے چاہتے

ہیں عطا فرماتے ہیں، "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
 ۲۲:- اور سنئے! امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ  
 موابب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں، "هو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 خزانۃ السر و موضع نفوذ الامر فلا ینفذ امر الا منه ولا یتقل خيرا  
 لاعفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" وہ خزانہ راز الہی وجائے نفاذ  
 امر ہیں۔ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو  
 نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ۲۳:- اور سنئے؟ دہی امام صالح ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن حسن بوصیری  
 رحمۃ اللہ علیہ جن کا ذکر اد پر گزرا اپنے مشہور و معروف قصیدہ "بردہ شریف" میں  
 جو مقبول بارگاہ جناب رسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھتے ہیں ہے  
 دلا التمسـتـ غـنـىـ الدـيـنـ مـنـ يـدـكـ  
 الا استـلـمـتـ الـنـدـىـ مـنـ خـيـرـ مـسـلـمـ  
 یعنی "میں نے دونوں جہان کی غنا اور تونگری حضور سے مانگی تو وہ میری  
 مانگ سے زیادہ اور بہتر طور پر مجھے عطا فرمائی گئی۔"

خانصاحب یہ ہیں چوبیس دلائل قاہرہ جن سے لفضلہ تعالیٰ  
 ولفضلہ رسولہ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی آلہ واصحابہ وارک وسلم  
 آفتہ نیم روز و مابتا ب نیم ماہ، سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گی  
 کہ صرف روز کی اور رزق ہی نہیں، بلکہ ساری نعمتیں، ساری رحمتیں، جمد  
 برکتیں سب کی سب جیسیں کو ملیں حضور کے یا تھوں سے ملیں، ملینیگی تو انہیں کے  
 یا تھوں سے، مل رہی ہیں تو انھیں کے یا تھوں سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امید ہے کہ حضور والاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قاسم الامر ناق  
کہنے پر آپ کو جو شک و شبہ، نہ صرف شک و شبہ بلکہ اعتراض تھا وہ  
اب انکے مطالعہ سے بالکل کافور ہو جائے گا اور اب آپ کو مزید کسی ازالی  
ضرورت باقی نہ رہے گی۔

## نماز تجویشیہ

جواب سوال ۳:- فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام  
قدسست اسرارہم العزیز کی معمول، اور قضاۓ حاجات و جصول مرادات کیلئے  
عمدہ طرق، مرضی و مقبول اور حضور پیر نور غوث الکوئین، غیاث الشقین،  
صلوٽ اللہ و سلامہ علی جده الکریم و علیہ سے مروی و منقول، اجلہ علماء  
و اکابر کملاء، اپنی تصانیف علیہ میں اُسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم و  
معتبر رکھتے آئے۔ ڈا امام اجل بہام ابجل سیدی ابوالحسن نور الدین علی بن  
حربیر الحنفی شطنوی قدس اللہ سره العزیز لبسند خود اپنی کتاب مستطاب، بہجۃ الامراء  
شریف میں اور شیخ شیوخ علمائے ہند شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی  
نور اللہ مرقدہ زبدۃ الانوار الطیف میں اور دیگر علمائے کرام و کملاء عظام  
رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی اپنی اسفار متین میں اس جناب، مالک رکاب، علیہ  
رضوان العزیز الوباب، سے راوی و ناقل کے ارشاد فرمایا۔

من صلی بر کعتین (زید فرواہیہ) بعد المغرب (وزادا) لیقع  
فکل بر کعة بعد الفاتحة سورۃ الاخلاص احدی عشرة سورۃ  
(ثُمَّ أَفْوَافَ الْمَعْنَى) اللقط للامام ابی الحسن (قال ثُمَّ يصلي علی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام و یسلم علیہ

شم میختواں جوہ العراق احمدی عشرت خطوہ ویذکر اسمی  
ویذکر خا جتہ فانہا لقفوی (ونزاد الشیخ) بفضل اللہ وبرکمہ  
او قال آخر قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ۔

یعنی "جو بعد مغرب دور کعت نماز پڑھے، ہر کعت میں بعد  
فاتحہ سورہ اخلاص یا زدہ بار بھر بعد سلام بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
پر صلوٰۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیرہ قدم  
چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم  
سے اُسکی مراد پوری ہو۔

اسی طرح امام جبیل علامہ نبیل عبد اللہ یافعی مکی طیب اللہ  
ثراہ صاحب خلاصہ المفاخر فی اختصار مذاق الشیخ عبد القادر  
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے روایت کی یوہیں فاضل کامل مولانا علی قاری ہردی،  
نزہیل مکہ معظیمہ، صاحب شرودح فقه اکبر مشکوٰۃ اکرم اللہ نزلہ نے نزہتہ الخاطر  
میں ذکر فرمایا۔ رہ زبدۃ الآثار شریف میں اپنے شیخ داستاذ احسن اللہ مشوہد  
کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا۔ اور حضرت شیخ  
محقق لغتمہ اللہ برحمتہ سے اس نماز مبارک میں خاص ایک رسالہ نفسیں عجالہ  
ہے اس سے ثابت کہ حضرت شیخ توڑع سراپا عامل شریعت، کامل طریقت۔  
شیدی عبدالوہاب متکبی مکی برداللہ مفعجعہ نے اس کتاب مستطاب  
بہجهۃ الاسرار شریف کو معتمدا اور اس مبارک روایت کو مقرر و مسلم  
فرمایا۔ اور مولانا شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی علیہ رحمتہ الرؤوف  
البادی کے سال وفات امام اجل علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ میں متولد ہوئے  
حضرت شیخ غوث گوالیاری علیہ رحمتہ الملک الباری کے مرید سعید

اور حضرت شیخ محقق دہلوی کے استاد مجید اور حضرت شاہ عبداللہ دہلوی  
کے شیخ سلسلہ اور صاحب مقامات رفیعہ و تصانیف کثیرہ بدیعہ ہیں یعنی  
و بدایہ و تلویح و شرح و قایہ و مطول و مختصر شروح عقائد و مواقف و غیرہ پر  
حوالشی مفیدہ رکھتے ہیں۔ نہایت شد و مدد سے اس نماز مبارک کی اجازت  
دیتے اور اس پر تباکید اکیدہ تحریک و ترغیب فرماتے۔ یوہیں شیخ محقق نے  
اخبار الاخیار شریف اور مولانا ابوالحسن علی محمد مسلمی عاملہ اللہ بلطفہ نے تحفۃ الاخیار  
شریف میں اور حضرت جد اعلیٰ سیدنا و مولانا اسد الواصلین، جبل العلم والیقین،  
حضرت سید شاہ حمزہ عینی قادری برکاتی فاطمی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شاف  
الاستشار شریف میں اسے نقل اور ارشاد فرمایا۔ اور امام یافعی بل اللہ تبریتہ  
تصویح فرماتے ہیں کہ "حضور پرور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب  
کرام عطر اللہ ضراسمهم القادر، اس نماز مبارک کو عمل میں لاتے" اور زبدۃ الانوار  
میں اولیاء طریقہ علیہ عالیہ قادریہ ردحت ارواحہم کے آداب میں فرمایا  
و ملائمة صلاۃ الاسرار المُقْدَسَة بعد حالت الخطیب احدی عشر خطوط  
یعنی "اس خاندان پاک کے آداب سے ہے صلاۃ الاسرار کی مداومت کرنی  
جسکے بعد گیارہ قدم چلتا ہے"۔ بایں ہمہ اس مبارک نماز کا اعمال مثالیخ  
کرام سے نہونے کا قول کرنا، چمکتے ہوئے سورج کا انکار کرنا ہے اور جب  
یہ نماز مبارک خود حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک سے  
ثابت ہے (جیسا کہ اوپر گذرنا تو اب جو اس کا انکار کرتا ہے اسے میں حضور  
غوث پاک کا ارشاد پاک سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ تکذیبکم لی ستم قائل  
لاد یا نکم و سبع لذھاب اخر اکم۔ یعنی "تمہارا امیری بات کو جعلانا تمہارے  
دین کے حق میں زہر لے لیں ہے جو اسی ساعت ہلاک کر دے اور اس میں آخرت

کی بربادی ہے، "وَالْعِيَادُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى" بفضلہ تعالیٰ اس نماز مبارک کے متعلق میں نے جو کچھ اپنی تقریر میں کہا تھا وہ خود حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرا سے اتنے علمائے کرام و ائمہ عظام و مشائخ اعلام حاملان شریعت و کاملان طریقت کے ارشادات عالیہ سے ثابت ہو گیا۔ کیا اب بھی آپ کو اسکی صحت میں کچھ شک و شبہ اور اعتراض باقی ہے؟

## یادوں کی مدد کہنا

جواب سوال ۲۷: اس کام مفصل جواب، جواب سوال اول سے ظاہر ہے  
باہر اتنا اور سن لیجئی، علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں۔ قولہم یا شیخ عبد القادر نداء فیما الموجب لحرمتہ۔  
یعنی لوگوں کا کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یہ ایک نداء ہے پھر اسکی حرمت کا سبب کیا ہے؟

بے شک حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھتے سیئتے پکارنا ان سے مدد مانگنا جائز و مستحسن ہے اور وہ یقیناً اپنے نام لیواؤں کی، اپنے کرم سے بحکمہ تعالیٰ مدد فرماتے، ان کی فریاد کو پہنچتے، ان سے مصائب دلّام دور فرمائیں، راحت و آرام دیتے ہیں سنئے کتاب مسند طاب کامل النصایا۔  
بہجۃ الاسرار تشریف جسکا علوشان اور رفتہ مکان اوپر تفصیل سے گزر چکا اس میں زبردست اور مفبوط اسانید کے ساتھ یہ واقعہ مندرج کہ خبر دی ہم کو ابوالعفاف موسیٰ بن شیخ عارف ابوالمعالی عثمان بن موسیٰ بقاعی نے قاہر میں ۴۳۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں

۱۳۷۶ھ میں، کہا خبر دی ہم کو دو شیخ ابو عمر و عثمان صرفینی اور شیخ ابو محمد عبد الحق حربی نے بفراد میں ۱۴۷۹ھ میں، ان دونوں نے کہا کہ "ہم اپنے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مدرسہ میں اوار کھڑے ہوئے اور کھڑاویں پہنچے ہوئے وضو کرنے لگے اور دور کعت نماز پڑھی جب دور کعت پڑھ کر سلام پھیل آپ بہت چلا گئے اور ایک کھڑاویں پکڑ کر ہوا میں پھینکی تو وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی، پھر دوبارہ چلا گئے اور دوسری کھڑاویں پھینکی تو وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی پھر آپ پڑھ گئے اور کسی میں یہ جرأۃ نہ ہوئی کہ آپ سے کچھ پوچھے پھر تیس دن بعد باد عجم سے ایک قافلہ آیا اس نے کہا ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے ہم نے آپ سے اذن طلب کیا آپ نے فرمایا کہ ان سے لے لوتب انہوں نے ہم کو دریائی اور الشیمی کپڑے اور سونا اور شیخ کی وہ کھڑاویں جو آپ نے اس دن پھینکی تھیں، دیں ہم نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کھڑاویں کیا سے لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اوار کے دن سو صفر کو سفر کر رہے تھے کہاتفاقاً ہمارے سامنے عرب کا قافلہ نکلا۔ ان کے دوسرا دار تھے، انہوں نے ہمارا مال لوٹنا شروع کیا اور بعض کو قتل کیا۔ پھر وہ جنگل میں اس کرماں تقسیم کرنے لگے۔ ہم جنگل کے ایک کنارے اترے اور ہم نے کہا کہ کاشش ہم شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت یاد کرتے اور ہم نے ان کے لئے کچھ مال نذر مانا کہ اگر ہم بچے رہے تو دیں گے، پھر ہم آپ کو یاد ہی کرنے لگے تھے کہ ہم نے دو ایسی بلند آوازیں سنیں جس سے تمام جنگل مجرگیا ہم نے ان رہنوں کو دیکھا کہ

وہ خوفزدہ ہیں۔ ہم نے گمان کیا کہ ان پر اور عرب آگئے ہونگے بھر ان میں سے بعض ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ اپنا مال لے لو، اور دیکھو کہ ہم پر کیا آفت آئی ہے بھروہ ہم کو اپنے سرداروں کے پاس لائے تو ہم نے ان سرداروں کو مردہ پایا اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں پڑی ہے جو کہ پانی سے تر ہے۔ تب انہوں نے ہمارا تمام مال لوٹا دیا۔ اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بُرا واقعہ ہے؟ کہیے خانصاحب!! ان قادریوں کے اپنے شیخ کے یاد کرنے پر ان کے شیخ حضور سید ناگوت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی اپنے کاشانہ اقدس پرستی ہے کیسی مدد فرمائی اور سنتے گا۔ ۱۲ امام عارف باللہ سیدی  
 عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواح الانوار فی طبقات الاخبار میں فرماتے ہیں، سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرہ خلوت میں وضو فرماتے ہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر چینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرہ میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رینے دے جب تک وہ پہلی والپس آئے ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں میں اور ہدا�ا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تبارک تعالیٰ حضرت کو جزا خیر دے، جب چور سینہ پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا ”یا سیدی محمد یا حنفی“، اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے اس کے سینہ پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے بہ برکتِ حضرت اللہ عز وجل نے نجات بخشی۔ اور سنتے اسی کتاب مستطاب میں ہے۔ ۱۳ ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد الشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلادِ مشرق کی طرف چینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بد وضع

نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی، لٹرکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیرو مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یاون نداکی "یا شیخ الی لا حظفی" "اے میرے باپ کے پیرو مرشد مجھے بچائیے" یہ نداکرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لٹرکی نے نجات پائی۔ وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے۔ اور سنئے رہا اسی میں سیدی موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کان اذا فادا ک اجا بہ من میسرۃ سنہ دا کلش، جب ان کا مرید جیاں کہیں سے انہیں نداکرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد۔

کہیے خانصاحب !! اب پتھر چلا کہ حضرات اولیاء کرام فروان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، خصوصاً حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، مصیبت و آرام، اٹھتے سٹھتے، پکارنا انکی یاد کرنا، بلاشبہ جائز و مستحسن باخیرو برکت ہے، اور پر ظاہر کہ ہر مستحسن و مستحب امر کو بجالانے سے اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔

آپ نے اپنے سوال دوم و چہارم میں جو مجھ سے پوچھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ کمان کرنا کہ روزی تقسیم کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ رزق اپنے بندوں کو بانٹاتا ہے اور تقسیم کرتا ہے نیز حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر وقت یاد کرنا، جس طرح سے اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا جاتا ہے یہ آپ کی کھلی ہوئی تبلیغ و تخدمیع ہے اب کیا آپ شرعی طور پر ثابت کر سکتے ہیں کہ میں نے اپنی تقریر، یا خارج تقریر میں یہ کہا ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرح فاعل، مستقل بالذات، مُعطیِ حقیقی ہیں۔ بے شک میں  
نے جو کہا وہ یہی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔  
اللہ تبارک و تعالیٰ کے نائب اکبر غلیفہ اعظم اُس کی ذات و صفات کے منظہر  
اتم ہیں اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جدا محب صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے نائب و دارث ہیں تو کچھ ان دونوں مقدس بارگاہوں سے بندوں  
پر انعامات و احسانات ہوتے ہیں سب اللہ کے حکم اُس کی مرضی اُس کی  
عطاؤ بخشش سے۔ یہ خالق و مخلوق، عبد و معبود، کے درمیان وسیلہ دو اسٹے  
بنادئے جاتے ہیں۔ بغیر اس کے حکم کے پتہ نہیں ہل سکتا۔

حضرات سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی  
اسی عقیدہ کے حامل ہیں۔ سنتے۔ سماں امام علامہ سیدی تقی الملة والدین علی بن  
عبدالکافی سبکی قدس سرہ الملکی جن کی امامت و جلالت محل خلاف و شبہ نہیں  
اکثر علماء اُن جناب کے درجہ اجتہاد تک فائز ہونے کے قائل۔ کتاب مستطلاً  
”شفاء السقام الشریف“ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ لیس المراد نسبة النبي  
صلی اللہ علیہ وسلم الی الخلق دا لا استقلال بالا فعل هذالا یقصد  
مسلم فصر ف الكلام اليه و معنیه من باب التلبیس ف الدین  
والتشویش ف عوام المحدثین۔ یعنی ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے مدد اور غیرہ، مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق و فاعل مستقل ہیں۔  
یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا۔ تو اس معنی پر کلام کو ڈھاننا اجسیا کہ آپ  
نے میرے کلام کو انھیں معنی پر خواہ ڈھانا اور حضور سے مدد مانگنے کو  
منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عام مسلمانوں کو پر لشیانی میں ڈالنا ہے،“  
خانصاحب !! ایک دفع بلا و امداد و عطا ہی پھر کیا موقف -

مخلوق کی طرف اصل وجود ہی کی تسلیت، اسناد بمعنی حقیقی ذاتی نہیں، پھر کیا آپ عالم اور عالمیات کو موجود کہتے اور عانتے ہیں یا نہیں؟ یا سو فسطائیہ کی طرح عقیدہ حقائق الا شیاء ثابتہ سے منکر ہیں اور حب کچھ نہیں تو پھر اس کے کیا معنی کہ جو محاورے صحیح و شام خود بولتے ہیں اگر وہی میں نے بھی استعمال کئے ادراں حالیکہ ان میں کوئی سقلم شرعی بھی نہ تھا ( توفور امیرے اوپر اعتراض جمادیا۔

خازن صاحب! حضرات انبیاءؐ کرام علی سیدہم ثم علیہم الصلاۃ والسلام، اور حضرت اولیاء عزیزم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے، جو لوگ استعانت کرتے، مصائب و آلام رنج و حزن کے وقت انھیں یاد کرتے ہیں ان سے پوچھ دیکھئے کہ تم ان حضرات کو اعیاذًا باللہ، خدا یا خدا کا ہمسہ، یا قادر بالذات، یا مُعین مستقل، جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے، اس کی سرکار میں عزت و جاہت والے، اس کے حکم سے اسکی نعمتیں باشٹے والے مانتے ہو تو آپ کو وہی امام سیکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا رشاد جوا بھی اوپر گزر اجواب میں سنا دیا جائے گا۔ جس کی تائید مزید میں اتنا اور سن لیجئے۔

فقیہہ محدث، علامہ محقق، عارف باللہ، امام ابن حجر الملکی قدم سرہ الملکی اپنی کتاب "جوہر منظم" میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دیکھ فرماتے ہیں، فالتجهه والا استغاثة به صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لغایہ لیس لہما مغفر ف قلوب المسلمين غیر — ذالک ولا یقصد بھما احد منهم سواه فمن لم یشرح صدر ذالک فلیبلو على

نفسه نسأله العافية، والمستغاث به في الحقيقة هو الله والبغ  
 صلى الله تعالى عليه وسلم واسطته بينه وبين المستغيث فهو  
 سبحانه مستغاث به والغوث منه خلقاً وآياته والبغ صلى الله  
 تعالى عليه وسلم مستغاث به والغوث منه سبباً وكسيباً - لغنى  
 رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياحضور کے سوا انبیاء و اولیاء بخیلهم الصلاة  
 والثناء کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کی بھی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں  
 جواد پر گزرے اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے - نہ قصد  
 کرتا ہے توجیس کا سینہ اسے نہ قبول کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے ہم  
 اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں حقیقتاً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور  
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اور اس فریادی کے نتیج میں وسیلہ واسطہ  
 ہیں، تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے۔ اس کی فریادرسی یوں ہے کہ مراد کو  
 خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے۔  
 اور حضور کی فریادرسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں، اور  
 اپنی رحمت سے وہ کام کریں کہ جس کے باعث اس فریادی کی حاجت  
 رو ہو۔

بحمدہ تعالیٰ جواب، سوال چہارم صحیح ختم ہوا۔

## ڈاڑھی کترے کی امامت

جواب سوال ۵:- جو شخص ڈاڑھی کتر داتا ہو اور اس لئے اسکی  
 ڈاڑھی ایک مشت کم ہو تو ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریکی

# ماخذ و مراجع

نمبر شمار	كتاب	مصنف
١	كتاب الله	قرآن کریم، حضرت عزوجل
٢	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
٣	مسلم	امام سلم بن حجاج قشیری
٤	ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
٥	نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی
٦	ابن ماجہ	امام ابو عبد الله محمد بن نیریہ بن ماجہ
٧	البوداود	امام سلیمان بن الاشعف جستانی
٨	تفسیر بیضاوی	علامہ قاضی عجبد الدین عمر بیضاوی
٩	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی
١٠	ابن ابی شیبہ	امام ابن ابی شیبہ
١١	بزار	امام بزار
١٢	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل شیبانی
١٣	مستدرگ	امام حکم
١٤	عمدة القاری شرح بخاری	علامہ بدر الدین محمود عینی
١٥	حاشیة جامع الصغیر	علامہ خفی
١٦	دلائل	امام ابو نعیم

كتاب	نمبر شمار
مصنف	
مرقاۃ شرح مشکوۃ	۱۷
اشعۃ اللمعات	۱۸
رد المحتار	۱۹
بحر الرائق	۲۰
شرح مناوی	۲۱
فتاویٰ رملی	۲۲
فتاویٰ مکی	۲۳
فتاویٰ خیریہ	۲۴
کتاب الجر المورود	۲۵
نفحات الانس	۲۶
بستان المحذثین	۲۷
الانتباہ فی سلاسل ادلیا و اللہ	۲۸
ہمعات	۲۹
ملفوظات مزرا	۳۰
حضر الصُّصِّ کبیری	۳۱
محکام الاخلاق	۳۲
قصیدۃ ہمزریہ	۳۳
لوامح انوار الکوکب الدری شرح ہمزریہ	۳۴
لِاَمَامِ الْبُوْصِیرِیِّ	

مصنف	كتاب	نمبر شمار
امام احمد بن جعفر مکی	جوہر منظم	٣٥
امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی	مواہب الدینیہ	٣٦
امام عبد اللہ محمد بن سعید بن حسن بوصیری	قصیدہ بردہ شرفی	٣٧
سیدی ابوالحسن نور الدین علی جبریل خوشطوفی	بهجۃ الاسرار	٣٨
شیخ عبد الحق محدث دہلوی	زبدۃ الآثار	٣٩
عبد اللہ یافعی مکی	خلاصة المفاخر مناقب عبد القادر	٤٠
مولانا علی قاری ہروی	نزحۃ المخاطر	٤١
شیخ عبد الحق محدث دہلوی	اخبار الاخیار	٤٢
شیخ ابوالمعالی محمد مسلمی	تحفۃ الاخیار	٤٣
حضرت سید شاہ حمزہ قادری برکاتی مارہوی	کاشف الاسرار	٤٤
امام عبد الوہاب شعرانی	لواح الانوار فی طبقات الاخیار	٤٥
علامہ نقی الدین علی سبکی	شفاء السقام الشرفی	٤٦

# ملفوظات مشائخ مارہو

مرتبہ

ابو حماد مفتی احمد میاں سیر کاٹی مظلہ

سید السادات میر سید عبد الواحد بلگر امی رحمۃ اللہ علیہ  
 سے احسن الاعلام مفتی سید حسن میاں شاہ صاحب مدظلہ تک  
 مختلف مشائخ کرام کے زریں اقوال و ملفوظات  
 منتخب نعمتیں، منقیتیں اور ظمیں جنکا پڑھنا والبستگان  
 سلاسلِ اربعہ کیلئے تازہ گئی ایمان کا باعث!

زیر طبع

ناشر۔ سیر کاٹی پبلیشور کراچی بہ تعاون مکتبہ قاسمیہ سیر کاٹیہ حیدر آباد

# تذکرہ مشائخ مارہڑہ

(سلسلہ علیہ دریہ برکاتیہ)

مرتبہ

الوحداد مفتی احمد بیان برکاتی مذکوہ

مارہڑہ شریف خانقاہ برکاتیہ کے جملہ مشاہیر  
مشايخ کرام قدسست اسرار ہم کا جامع تذکرہ  
ادران کی خدمات و ملکت ہند پرانکے اثرات

زیر طبع

ناشرہ

برکاتی پبلیشورز کراچی بہ تعاون مکتبہ فاسیمیہ برکاتیہ حیدر آباد

مسند حق بی "عند الافتاتہ پر"  
ایک تحقیقی کتاب  
**سن و حب پاہو**



مفتی محمد نصر رضا خان  
الازہری بریلوی

مرتبہ: مولانا محمد عبدالرشید احمد توڑی (خلیفہ مجاز)

برکاتی سپاٹش زر کراچی